Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

جلد 62
شمارہ 28

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

1 رمضان 1434 ہجری قمری 11 وفا 1392 ہش 11 جولائی 2013ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لیے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو (اللہ سے) صبر اور صلوۃ کے ساتھ مدد مانگو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

ارشاد باری تعالیٰ

وَاسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ وَاِنَّہَا لَکَبِیۡرَۃٌ اِلَّا عَلَی الۡخٰشِعِیۡنَ ۝ (البقرہ 46)

ترجمہ: اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو اور یقیناً یہ عاجزی کرنے والوں کے سوا سب پر بوجھل ہے۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ ۝ (البقرہ 154)

ترجمہ: اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو (اللہ سے) صبر اور صلوۃ کے ساتھ مدد مانگو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

وَلَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ ۝ (البقرہ: 156)

ترجمہ: اور ہم ضرور تجھے کچھ خوف اور کچھ بھوک اور کچھ اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے۔ اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عَنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ مَسۡعُوۡدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ : کَاَنِّیۡ اَنۡظُرُ اِلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَحۡکِیۡ نَبِیًّا مِنَ الۡاَنۡبِیَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیۡہِمۡ ضَرَبَہٗ قَوۡمُہٗ فَاَدۡمَوۡہُ وَھُوَ یَمۡسَحُ الدَّمَ عَنۡ وَجۡہِہٖ وَھُوَ یَقُوۡلُ : اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِقَوۡمِیۡ فَاِنَّھُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ عزوجل ام حسبت ان اصحاب الکھف)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں گویا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ گزشتہ انبیاء میں سے ایک نبی کا ذکر فرما رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا اس نبی کو اس کی قوم نے مارا اور زخمی کر دیا وہ نبی اپنے چہرہ سے خون پونچھتا جاتا اور کہتا جاتا اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ نہیں جانتے اور اپنی جہالت کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔

عَنۡ صُھَیۡبِ بۡنِ سِنَانٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ : قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ : عَجَبًا لِاَمۡرِ الۡمُؤۡمِنِ اِنَّ اَمۡرَہٗ کُلَّہٗ خَیۡرٌ وَّلَیۡسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلۡمُؤۡمِنِ اِنۡ اَصَابَتۡہُ سَرَّآءُ شَکَرَ فَکَانَ خَیۡرًا لَّہٗ ، وَاِنۡ اَصَابَتۡہُ ضَرَّآءُ صَبَرَ فَکَانَ خَیۡرًا لَّہٗ۔

(مسلم کتاب الزھد باب المؤمن امرہ کلہ خیر)

حضرت صہیب بن سنانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ اس کے سارے کام برکت ہی برکت ہوتے ہیں۔ یہ فضل صرف مومن کے لئے مختص ہے۔ اگر اس کو کوئی خوشی ومسرّت اور فراخی نصیب ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہے اور اس کی شکر گزاری اس کے لئے مزید خیر وبرکت کا موجب بنتی ہے۔ اور اگر اس کو کوئی دُکھ اور رنج، تنگی اور نقصان پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے اور اس کا یہ طرزِ عمل بھی اس کے لئے خیر وبرکت کا ہی باعث بن جاتا ہے کیونکہ وہ صبر کر کے ثواب حاصل کرتا ہے۔

عَنۡ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ : مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ عَلَی امۡرَاَۃٍ تَبۡکِیۡ عِنۡدَ قَبۡرٍ فَقَالَ : اِتَّقِی اللّٰہَ وَاصۡبِرِیۡ فَقَالَتۡ : اِلَیۡكَ عَنِّیۡ : فَاِنَّكَ لَمۡ تُصَبۡ بِمُصِیۡبَتِیۡ وَلَمۡ تَعۡرِفۡہُ فَقِیۡلَ لَھَا اِنَّہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ ، فَاَتَتۡ بَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَلَمۡ تَجِدۡ عِنۡدَہٗ بَوَّابِیۡنَ فَقَالَتۡ لَمۡ اَعۡرِفۡكَ فَقَالَ : اِنَّمَا الصَّبۡرُ عِنۡدَ الصَّدۡمَۃِ الۡاُوۡلٰی۔

(بخاری کتاب الجنائز باب زیارۃ القبور)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صبر کرو۔ اس عورت نے کہا۔ چلو دُور ہو اور اپنی راہ لو جو مصیبت مجھ پر آئی ہے وہ تم پر نہیں آئی۔ دراصل اس عورت نے آپؐ کو پہچانا نہیں تھا (تبھی اس کے منہ سے ایسے گستاخانہ کلمات نکلے) جب اسے بتایا گیا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو وہ گھبرا کر آپؐ کے دروازہ پر آئی۔ وہاں کوئی دربان روکنے والا تو تھا نہیں اس لئے سیدھی اندر چلی گئی اور عرض کیا۔ حضور میں نے آپؐ کو پہچانا نہیں تھا۔ آپؐ نے فرمایا اصل صبر تو صدمہ کے آغاز کے وقت ہی ہوتا ہے۔ (ورنہ انجام کار تو سب لوگ ہی رو دھو کر صبر کر لیتے ہیں)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’منجملہ انسان کے طبعی امور میں سے ایک صبر ہے جو اُس کو ان مصیبتوں اور بیماریوں اور دُکھوں پر کرنا پڑتا ہے جو اُس پر ہمیشہ پڑتے رہتے ہیں اور انسان بہت سیاپے اور جزع فزع کے بعد صبر اختیار کرتا ہے لیکن جاننا چاہیے خدا کی کتاب کی رو سے وہ صبر اخلاق میں داخل نہیں ہے بلکہ وہ ایک حالت ہے جو تھک جانے کے بعد ضرورتاً ظاہر ہو جاتی ہے یعنی انسان کی طبعی حالتوں میں سے یہ بھی ایک حالت ہے کہ وہ مصیبت کے ظاہر ہونے کے وقت پہلے روتا چیختا سر پیٹتا ہے۔ آخر بہت سا بخار نکال کر جوش تھم جاتا ہے اور انتہا تک پہنچ کر پیچھے ہٹنا پڑتا ہے..... بلکہ اس کے متعلق خُلق یہ ہے کہ جب کوئی چیز اپنے ہاتھ سے جاتی رہے تو اس چیز کو اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھ کر کوئی شکایت منہ پر نہ لاوے اور یہ کہہ کر کہ خدا کا تھا خدا نے لے لیا اور ہم اس کی رضا کے ساتھ راضی ہیں....‘‘ (اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 ص 362,361)

اے میرے پیارو شکیب وصبر کی عادت کرو
وہ اگر پھیلائیں بد بو تم بنو مشک تتار
گالیاں سن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

اداریہ

رمضان ۔ اصلاح نفس کا مہینہ

رمضان المبارک بہت برکتوں اور رحمتوں کا مہینہ ہے۔ یہ مومنوں کے لئے روحانی ٹریننگ کا مہینہ ہے اس میں اصلاح نفس اور وصال الٰہی کے ذرائع دیگر مہینوں کی نسبت زیادہ مہیا ہوتے ہیں۔ جہاں روزہ تجلی قلب کرتا ہے وہاں انسان کے جسمانی، اخلاقی اور معاشرتی فوائد کا بھی موجب ہوتا ہے اور اس سے انسان کی کشفی حالت بڑھتی اور ترقی پذیر ہوتی ہے۔ جس طرح جسمانی روٹی سے جسم کو قوت اور طاقت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی (روزہ) روح کو طاقت اور تازگی عطا کرتا ہے۔ اس سے روحانی قویٰ تیز تر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ’’اگر تم روزہ رکھ لیا کرو تو اس میں تمہارے لئے خیر ہے۔ قرآن مجید نے روزہ کو متقی بننے کا ایک مجرب نسخہ بیان فرمایا ہے۔ سلسلہ انبیاء کی تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ ہر نبی نے روحانی مدارج کے حصول کے لئے روزے رکھے ہیں۔ اسلام نے ہر عاقل بالغ پر روزہ فرض قرار دیا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ:

’’شرعی رخصت اور بیماری کے بغیر چھوڑے گئے ایک روزہ کا کفارہ ساری عمر میں روزے رکھ کر بھی ادا نہیں ہو سکتا۔‘‘ (مشکوٰۃ کتاب الصوم)

رمضان المبارک کی فضیلت اور اہمیت و برکات پر بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کئی احادیث ونصائح ہمیں احادیث کی کتب میں ملتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مشہور صحابی حضرت سلمانؓ سے مروی ہے کہ ایک موقعہ پر شعبان کی آخری تاریخ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:

’’اے لوگو تم پر ایک بڑی عظمت والا مہینہ سایہ کرنے والا ہے۔ ہاں ایک برکتوں والا مہینہ جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض کئے ہیں اور اس کی رات کی عبادت کو نفل ٹھہرایا ہے۔ اس مہینہ میں کوئی شخص کسی نفلی عبادت کے ذریعہ اللہ کا قرب پانے کی کوشش کرے تو اسے اس نفل کا ثواب عام دنوں میں فرض ادا کرنے کے برابر ملے گا۔ اور جس نے اس مہینہ میں ایک فرض ادا کیا اسے عام دنوں کے ستر فرض کے برابر ثواب ملے گا۔ اور یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ اور یہ ہمدردی اور غم خواری کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں روزہ دار کو افطار کرواتا ہے تو یہ عمل اس کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ بن جاتا ہے اور اسے آگ سے آزاد کیا جاتا ہے اور اسے روزہ دار کے اجر کے برابر ثواب ملتا ہے بغیر اس کے کہ روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی ہو۔ صحابہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سوال کیا کہ ہم میں سے ہر ایک کو اتنی توفیق نہیں کہ روزہ دار کی افطاری کا انتظام کر سکے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ افطاری کا یہ ثواب اُس شخص کو بھی عطا کرتا ہے جو روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ میں پانی ملا کر دودھ کی کچی لسی یا پانی کے ایک گھونٹ سے ہی روزہ کھلوا دیتا ہے اور جو روزہ دار کو سیر کر کے پیٹ بھر کر کھانا کھلائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض کوثر سے ایسا پانی پلائے گا کہ اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو گا اور یہ ایسا مہینہ ہے جس کی ابتداء نزول رحمت ہے اور جس کا وسط مغفرت کا وقت ہے اور جس کا آخر کامل اجر پانے یعنی آگ سے آزادی کا زمانہ ہے۔ اور جو شخص اس مہینہ میں مزدور یا خادم سے اس کے کام کا بوجھ ہلکا کرتا ہے اور کم خدمت لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی بخش دے گا اور اُسے آگ سے آزاد کرے گا۔‘‘

(مشکوٰۃ کتاب الصوم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عاشق صادق غلام صادق بانی جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام نے بھی قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں روزوں کی فضیلت اور رمضان کی اہمیت وحقیقت بیان کرتے ہوئے متعدد مقام پر نصائح فرمائی ہیں۔ آپ کی چند نصائح پیش خدمت ہیں:

(۱) ’’یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 561)

(۲) ’’رمضان میں چونکہ انسان اکل وشرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی تپش مل کر رمضان ہوا۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 136)

(۳) ’’میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالی میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ ۵۶۳)

(۴) وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہو کہ رمضان آ گیا اور میں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 564)

(۵) ’’جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔‘‘ (بدر ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

(۶) رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے دعاؤں کا مہینہ ہے۔‘‘ (الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء)

(۷) حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا پھر رمضان گزر گیا اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور اُس کے گناہ بخشے نہ گئے۔‘‘

(الحکم ۲۹ فروری ۱۹۰۸ء)

(۸) ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رمضان میں بہت عبادت کیا کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہیے۔‘‘ (تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء)

(۹) ’’روزہ دار کو یاد رکھنا چاہیے کہ روزہ سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیے۔‘‘ (تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء)

(۱۰) ’’کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیہ نفس کے واسطے ضروری ہے اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے۔‘‘

اللہ تعالیٰ اس رمضان کی برکتوں سے ہم سب کو زیادہ سے زیادہ فیض اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارا یہ رمضان خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول اور لقائے الٰہی کی خوشنودی سے پر ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اپنی پاک تبدیلیوں کو مستقل بنادیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 21 اگست 2009ء میں فرماتے ہیں:

’’دو دن بعد رمضان بھی شروع ہو رہا ہے۔ اس روحانی ہلچل کے تسلسل کو قائم رکھیں اور دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ تقویٰ میں بڑھنے اور دعاؤں کی قبولیت کا یہ خاص موقع انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں ملنے والا ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری روحانی ترقی کے سامان پیدا فرماتا چلا جائے۔ ہمیں پاک صاف کر دے، ہمارے اندر کی تبدیلیوں کو جو اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہیں ایک خاص ماحول کی وجہ سے مستقل رہنے والی تبدیلیاں بنادے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ۔۔۔ اس رمضان میں اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتے ہوئے اپنے اندر ایسی پاک تبدیلیاں پیدا کریں جو مستقل ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائیں۔ پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی اس رمضان میں دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہر شر سے محفوظ رکھے۔ کیونکہ رمضان میں مخالفت بھی زوروں پر ہو جاتی ہے۔ ان کے لئے رمضان کی نیکی یہی ہے کہ احمدیوں کی مخالفت کرو اور ان کو تنگ کرو اور انہیں نقصان پہنچاؤ۔ جہاں جہاں اور جس ملک میں بھی احمدیت کی مخالفت ہے وہاں ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے۔ یہ رمضان جماعت کے لئے بے شمار برکتیں اور فضل لے کر آئے اور ہم اس سے صحیح رنگ میں استفادہ پانے والے ہوں۔‘‘

شعبہ ٹول فری دعوت الی اللہ بھارت کا نیا نام اور نمبر

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ ٹول فری کا نیا نام ’’نور الاسلام‘‘ تجویز کیا ہے۔
ٹول فری کا نیا نمبر یہ ہے۔ 1800 3010 2131 ۔ (ناظر دعوت الی اللہ بھارت)

قارئین **بدر** کی خدمت میں

’’رمضان المبارک‘‘ کی مبارکباد! (ادارہ)

خطبہ جمعہ

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کے اس صوبے میں جو برٹش کولمبیا کہلاتا ہے، جماعت احمدیہ کو اپنی مسجد بنانے کی توفیق مل رہی ہے۔ گو ایک سینٹر قائم تھا، نمازیں پڑھنے کا ہال اور مشن ہاؤس تھا، اور شاید یہی وجہ ہے کہ باقاعدہ مسجد کی طرف توجہ کم رہی۔ گو کچھ حد تک تربیت کے لحاظ سے اور جماعت کے ایک جگہ جمع ہونے کے لحاظ سے ضرورت تو پوری ہوتی رہی، لیکن مسجد کی ایک اپنی اہمیت ہے۔

سینٹرز اور ہال وہ مقام حاصل نہیں کر سکتے جو مسجد کا ہے۔ بیشک جماعت کو ایک جگہ جمع ہو جانے کے لئے جگہ میسر آ جاتی ہے لیکن مسجد کے نام کے ساتھ جو ایک روحانی تعلق پیدا ہوتا ہے، جو جذبات کی کیفیت ہوتی ہے، وہ بغیر باقاعدہ مسجد کے نہیں ہوتی۔

مسلمانوں اور غیر مسلموں سب کے لئے راہِ ہدایت اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہی ہے۔ یقیناً یہ مسجد اُن کی توجہ کھینچنے والی بھی ہوگی۔ اس مسجد کی تعمیر سے منفی اور مثبت دونوں رنگ میں غیر از جماعت اور غیر مسلموں میں ذکر ہو گا۔ اور اس ذکر کی وجہ سے آپ کی تبلیغ کے راستے بھی مزید کھلیں گے۔ اس کے لئے بھی آپ کو اپنے آپ کو تیار کرنا ہوگا۔

(وینکوور کینیڈا میں تعمیر ہونے والی مسجد بیت الرحمن کا خطبہ جمعہ سے افتتاح اور احباب جماعت کو اس پہلو سے اہم نصائح۔)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 17 رمئی 2013ء بمطابق 17 رہجرت 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الرحمن۔ وینکوور (کینیڈا)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 7 جون 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ (سورۃ التوبۃ:18)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ: اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یومِ آخرت پر ایمان لائے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کے اس صوبے میں جو برٹش کولمبیا کہلاتا ہے، جماعت احمدیہ کو اپنی مسجد بنانے کی توفیق مل رہی ہے۔ گو یہاں آپ میں سے بعض خاندانوں کو آئے چالیس سال سے اوپر شاید پچاس سال بھی ہو گئے ہوں، بہر حال پچیس سال سے تیس سال کے عرصہ سے یہاں رہنے والے تو شاید کافی تعداد میں ہیں، لیکن مسجد بنانے کی توفیق آپ کو اب مل رہی ہے۔ گو ایک سینٹر قائم تھا، نمازیں پڑھنے کا ہال اور مشن ہاؤس تھا، اور شاید یہی وجہ ہے کہ باقاعدہ مسجد کی طرف توجہ کم رہی۔ گو کچھ حد تک تربیت کے لحاظ سے اور جماعت کے ایک جگہ جمع ہونے کے لحاظ سے ضرورت تو پوری ہوتی رہی، لیکن مسجد کی ایک اپنی اہمیت ہے۔ مسجد کے مناروں اور گنبد اور عمارت کا ایک الگ اثر افرادِ جماعت پر بھی اور ارد گرد کے ماحول پر بھی اور غیروں پر بھی ہوتا ہے۔ اسلام کے تعارف کے نئے نئے راستے کھلتے ہیں۔ تبلیغ کے لئے نئے رابطے پیدا ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مساجد کی تعمیر کی طرف بہت توجہ دلائی ہے کہ اس طرح جہاں جماعت کی اکائی قائم ہوگی وہاں تبلیغ میں بھی وسعت پیدا ہوگی۔ بیشک آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ چاہے غریبانہ سی، چھوٹی سی مسجد ہو، لیکن یہ مسجد بنانا ضروری ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 93 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اس لئے شاید بعض ذہنوں میں خیال آئے کہ ہم اتنی بڑی مسجد یا مساجد کیوں بناتے ہیں؟ کیونکہ اب بعض جماعتوں کی طرف سے مساجد کا مطالبہ بڑھ رہا ہے۔ بعضوں کے وسائل پورے نہیں اور مرکزی طور پر فنڈ مہیا کئے جاتے ہیں، تو خیال ہو سکتا ہے کہ چھوٹی مساجد ہوں تو اس رقم میں زیادہ مسجدیں بن سکتی ہیں۔ لیکن ایک بنیادی اصول اگر ہم اپنے مدّ نظر رکھیں تو شاید یہ سوال نہ اُبھرے۔ اور وہ ہے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔ کہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ وینکوور برٹش کولمبیا کا سب سے بڑا شہر ہے۔ احمدیوں کی تعداد بھی میرے خیال میں اس صوبے میں اسی شہر میں سب سے زیادہ ہے۔ اور آپ کی تعداد کے لحاظ سے یہ کوئی بڑی مسجد نہیں ہے۔ اور پھر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے جو تبلیغ کے راستے کھول رہا ہے وہ بھی ہم سے تقاضا کرتے ہیں کہ ہماری جگہیں بھی وسیع ہونی چاہئیں۔ پھر ہماری جگہوں میں وسعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کے تحت بھی ضروری ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا ہے کہ "وَسِّعْ مَكَانَكَ" کہ تُو اپنے مکان کو وسیع کر۔

(تذکرہ صفحہ 246 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

مکانیت کی وسعت صرف گھروں میں مہمان ٹھہرانے کے لئے نہیں ہے۔ لوگوں کے آنے کی وجہ سے، جلسہ کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ مساجد کی وسعت کے لئے بھی یہ ضروری ہے، یہ الہام ہے۔ اور مساجد کی وسعت بھی اسی زمرہ میں آتی ہیں۔ پھر اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کہہ کر مخاطب فرمایا

(ماخوذ از براہین احمدیہ ہر چہار حصص روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 666 حاشیہ در حاشیہ نمبر 4)

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ خانہ کعبہ کی تعمیر ہوئی۔ خدا تعالیٰ کے سب سے پہلے گھر کو توحید کے قیام کے لئے دوبارہ اُس کی بنیادوں پر استوار کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہی یہ دنیا جانے گی اور جان بھی رہی ہے، اور یقیناً اس میں کوئی شک کی بات نہیں کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ آپ کے ذریعہ سے ہوئی اور روحانی لحاظ سے خانہ کعبہ کی تعمیر کے مقاصد کو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہی پورا ہونا ہے اور دنیا نے اس کو جاننا ہے۔ مساجد جو اُن مقاصد کو پورا کرنے کے لئے تعمیر کی جاتی ہیں کہ خدائے واحد کی عبادت کے لئے لوگ جمع ہوں۔ اس لحاظ سے بھی ہمیں مساجد کی تعمیر کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ پس جیسا کہ میں نے کہا کہ اصل چیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق وہ نیت ہے جس کے تحت کوئی کام کیا جاتا ہے۔ اور ہماری نیت اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنا، اُس کے پیغام کو پھیلانا، زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ اپنی حالتوں اور اپنی نسلوں کی حالتوں میں روحانی انقلاب پیدا کرنا ہے۔ اور یہ انقلاب پیدا کرتے ہوئے، اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو خدائے واحد کے آگے جھکنے والا بنانا ہے۔ نمازوں کے قیام کے لئے اپنی تمام تر کوششوں کو

بروئے کار لانا ہے۔مساجد کو اس غرض کے لئے اس طرح بھر دینا ہے کہ وہ اپنی مکانیت کے لحاظ سے چھوٹی نظر آنے لگیں۔

پس جب یہ نیت ہوتو بظاہر بڑی مساجد جو ہیں وہ دکھاوا نہیں ہوتیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والی ہوتی ہیں۔اور انشاء اللہ تعالیٰ مجھے یقین ہے کہ آپ لوگ جو اس علاقے میں رہتے ہیں، جنہوں نے اس مسجد کو آباد کرنا ہے اگر اس نیت سے مسجد کا حق ادا کرنے والے بنیں گے تو جہاں اسلام اور احمدیت کے پیغام کو پھیلانے والے ہوں گے، اپنی روحانی ترقیات میں آگے بڑھنے والے ہوں گے، اپنی نسلوں کو خدائے واحد سے جوڑ کر اُن کی دنیا و عاقبت سنوارنے کا ذریعہ بنیں گے، وہاں اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرتے ہوئے اُس کے انعامات کی بارش اپنے پر برستا دیکھنے والے بھی ہوں گے، انشاء اللہ۔اور جب اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش برستی ہے، جب نیت صرف اور صرف اُس کی رضا کا حصول ہوتی ہے تو پھر ایک ایک شہر میں کئی مساجد بنانے کی بھی توفیق اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔

پس اب آپ کی نیت یہ ہونی چاہئے کہ اگلی مسجد کی تعمیر کے لئے ہم نے تیس چالیس سال انتظار نہیں کرنا بلکہ اس مسجد اور اس جیسی کئی مساجد کی مکانیت کو چھوٹا کرتے چلے جانا ہے۔ہم نے مسجدیں آباد کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کر کے اور اُس کے حکم کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھال کر مساجد کی تنگی کو اپنے پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وسعت کا ذریعہ بنانا ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے بڑھاتے چلے جانے کا ذریعہ بنانا ہے۔

پس اگر آج ہم اس نیت سے اپنی مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں تو یقیناً ہم اب تک اپنی باقاعدہ مسجد نہ بنانے کی کمزوری کا مداوا کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں گے۔اور اس ملک میں جن علاقوں میں مسجدیں نہیں ہیں وہاں بھی اس مسجد کے افتتاح کے ساتھ اس کی طرف توجہ پیدا ہوگی، تو یہی مداوا ہوگا۔

ہمیشہ یاد رکھیں جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ مسجد اپنی ایک اہمیت رکھتی ہے اور سینٹرز اور ہال وہ مقام حاصل نہیں کر سکتے جو مسجد کا ہے۔ بیشک جماعت کو ایک جگہ جمع ہو جانے کے لئے جگہ میسر آ جاتی ہے لیکن مسجد کے نام کے ساتھ جو ایک روحانی تعلق پیدا ہوتا ہے، جو جذبات کی کیفیت ہوتی ہے، وہ بغیر باقاعدہ مسجد کے نہیں ہوتی۔ یہ انسانی نفسیات بھی ہے۔پس یہاں اب زمینیں خریدی گئی ہیں، وہاں بجائے صرف سینٹر بنانے کے، ہال بنانے کے، باقاعدہ مسجد بنائیں۔کینیڈا میں ایک جماعت کے بارے میں مجھے پتہ چلا کہ اُن کے پاس زمین ہے۔جو رقم ہے اُس سے وہ چاہتے ہیں کہ ہال تعمیر کرنا چاہئے لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جب دوبارہ اُن کی رائے لی گئی تو اُن میں سے اکثریت اس بات کی طرف زیادہ رجحان رکھتی ہے کہ مسجد بنائی جائے۔اللہ تعالیٰ اُن سب جماعتوں کو اپنی مساجد بنانے کی توفیق دے جہاں جہاں مسجدوں کی تعمیر کے منصوبے زیرِ نظر ہیں۔

یقیناً مساجد کی تعمیر کے بعد تبلیغ کے راستے بھی کھلیں گے اور کھلتے ہیں۔گزشتہ ماہ بلکہ مارچ کے آخر میں میں نے ویلنشیا کی مسجد کا افتتاح کیا تھا۔تو اب جو رپورٹس آ رہی ہیں اُس کے مطابق جہاں غیر مسلموں کی اس طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے، اسلام کے بارے میں وہ لوگ جان رہے ہیں وہاں غیر از جماعت مسلمان بھی نمازیں پڑھنے کے لئے آتے ہیں اور جماعت کا تعارف حاصل کر رہے ہیں۔انشاء اللہ تعالیٰ انہی میں سے سعید فطرت لوگوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہونے کی اللہ تعالیٰ توفیق بھی عطا فرمائے گا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذمہ خدا تعالیٰ نے جو کام لگائے ہوئے ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کو حقیقی اسلام کی تعلیم دی جائے۔اُس اسلام پر جمع کیا جائے جو حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے۔اُس شریعت کو لاگو کیا جائے جو آپ پر اُتری تھی۔اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً فرمایا کہ:’’سب مسلمانوں کو جو رُوئے زمین پر ہیں جمع کرو، عَلٰی دِیۡنٍ وَّاحِدٍ‘‘۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ:

’’یہ امر جو ہے کہ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو عَلٰی دِیۡنٍ وَّاحِدٍ۔ یہ ایک خاص قسم کا امر ہے۔‘‘ پھر آپ علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال دے کر فرمایا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کے لئے بھڑکائی ہوئی آگ کو فرمایا تھا کہ کُوۡنِیۡ بَرۡدًا وَّ سَلٰمًا کہ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی کا باعث بن جا۔اور وہ بعینہٖ اسی طرح پورا ہو گیا۔آپ نے فرمایا کہ:’’یہ امر جو میرے اس الہام میں ہے یہ بھی اسی قسم کا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مسلمانانِ رُوئے زمین عَلٰی دِیۡنٍ وَّاحِدٍ جمع ہوں اور وہ ہو کر رہیں گے۔ہاں اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اُن میں کوئی کسی قسم کا بھی اختلاف نہ رہے۔اختلاف بھی رہے گا، مگر وہ ایسا ہوگا جو قابلِ ذکر اور قابلِ لحاظ نہیں۔‘‘ (تذکرہ صفحہ 490 مع حاشیہ ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

پس مسلمانوں اور غیر مسلموں سب کے لئے راہِ ہدایت اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہی ہے۔اس ملک میں بھی اور اس شہر میں بھی لاکھوں ہزاروں مسلمان رہتے ہیں۔ یقیناً یہ مسجد اُن کی توجہ کھینچنے والی بھی ہوگی۔اس مسجد کی تعمیر سے منفی اور مثبت دونوں رنگ میں غیر از جماعت اور غیر مسلموں میں ذکر ہوگا۔اور اس ذکر کی وجہ سے آپ کی تبلیغ کے راستے بھی مزید کھلیں گے۔اس کے لئے بھی آپ کو اپنے آپ کو تیار کرنا ہوگا۔ پس مسجد کے بننے سے ایک کے بعد دوسری ذمہ داری آپ پر پڑتی چلی جائے گی۔تبلیغ کے لئے ظاہر ہے کہ جب آپ اپنے آپ کو تیار کریں گے تو جہاں علمی لحاظ سے تیار کریں گے وہاں اپنے اخلاق کو بھی اعلیٰ معیاروں تک پہنچانے کی کوشش کریں گے اور کرنی چاہئے، ورنہ تو قول و فعل میں تضاد کی وجہ سے آپ کے قریب بھی کوئی نہیں آئے گا۔پس مساجد کی تعمیر سے ذاتی طور پر بھی برکات کے دروازے کھلتے ہیں جو ایک مومن کو اُس کے ایمان میں بڑھاتے چلے جاتے ہیں اور جماعتی برکات تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طرح نازل ہوتی ہیں کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں مسجد کے حوالے سے مختلف جگہ پر ذکر فرمایا ہے۔مسجد کے احترام کے معیار قائم کرنے کے لئے بھی ذکر ہے۔مسجد کے مقاصد کے بارے میں بھی بتایا ہے۔مسجدیں آباد کرنے والوں کی خصوصیات کے بارے میں بھی بتایا ہے۔اس وقت جو آیت میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے اُس میں مسجد آباد کرنے والوں کا ذکر ہے۔پہلی بات یہ بیان کی کہ مسجدوں کو آباد کرنے والے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والے ہیں۔ یہ کہہ دینا کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں، کافی نہیں۔اس ایمان کے بھی کچھ معیار خدا تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ایمان کے یہ معیار قائم کرو گے تو پھر ہی کامل مومن ہو، ورنہ ایمان کامل نہیں ہے۔مثلاً اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے: قَالَتِ الۡاَعۡرَابُ اٰمَنَّا (الحجرات: 15)۔کہ اعرابی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے۔یعنی وہ لوگ جو بظاہر تعلیم و تمدّن سے محروم ہیں یا کم درجے کے ہیں اور اس وجہ سے اسلام کی حقیقی تعلیم اور اللہ تعالیٰ سے تعلق میں اُن کی ترقی نہیں ہوئی۔اللہ تعالیٰ جواب میں فرماتا ہے کہ یہ نہ کہو کہ ہم ایمان لے آئے۔فرمایا قُلۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا وَلٰکِنۡ قُوۡلُوۡۤا اَسۡلَمۡنَا (الحجرات: 15)۔یعنی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ ان کو بتا دے کہ تم ایمان نہیں لائے، لیکن تم یہ کہو کہ ہم نے ظاہری فرمانبرداری قبول کر لی ہے، جو کسی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے۔

پس کلمہ پڑھنے کے بعد پھر ایمان میں ترقی، اللہ تعالیٰ سے تعلق، اُس کی عبادت کی طرف توجہ، اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہنا اور دینا، اُس کے احکامات پر عمل کرنا، یہ ہے اصل چیز جو اسلام قبول کرنے کے بعد ایک مومن میں ہونی چاہئے، جو اس زمانے کے امام کو ماننے کے بعد ایک احمدی میں ہونی چاہئے۔یعنی روحانی ترقی کا ہر روز ایک نئی شان دکھانے والا ہو، انسان کو اپنے اندر محسوس ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

’’مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال اُن کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں۔جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اُس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا تعالیٰ کے لئے اختیار کرتے ہیں اور اُس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بُت کی طرح خدا سے روکتی ہے، خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا غفلت اور کسل ہو، سب سے اپنے تئیں دور لے جاتے ہیں۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 654-653 اشتہار نمبر 270 بعنوان ’’تبلیغ الحق‘‘ مطبوعہ ربوہ)

پس یہ معیار ہیں جو ہم نے اختیار کرنے ہیں۔اور جب یہ معیار ہوں گے، تبھی ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والے کہلا سکتے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ تعریف فرمائی ہے کہ تقویٰ کی باریک راہوں کو خدا تعالیٰ کے لئے اختیار کرتے ہیں، تقویٰ کی باریک راہوں کی تعریف آپ نے یہ فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کے بھی حق ادا کرنا اور اُس کی مخلوق کا بھی حق ادا کرنا۔اپنے جسم کے ہر حصے اور ہر عضو کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کا تابع کرنا۔ جہاں اپنے اعضاء کو غلط کاموں سے بچانا وہاں اپنی سوچ کو بھی ہر لحاظ سے پاک رکھنا۔تبھی نمازوں کے وقت میں بھی خدا تعالیٰ کی طرف توجہ رہے گی۔تبھی نمازوں کا قیام بھی ہوگا۔اگر سوچوں کا محور صرف دنیا اور دنیا کے لذات ہیں تو نمازوں میں توجہ نہیں قائم رہ سکتی۔ بظاہر انسان نماز پڑھ رہا ہوتا ہے لیکن خیالات کہیں اور پھر رہے ہوتے ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا کہ اُس کی یعنی خدا تعالیٰ کی محبت میں محو رہنے والے اصل مومن ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مومن کی یہ نشانی بتائی کہ اُس کا دل ایک نماز سے دوسری نماز تک مسجد میں اٹکا رہتا ہے۔وہ اس انتظار میں ہوتا ہے کہ اگلی نماز کا وقت ہو تو میں مسجد جاؤں۔

(سنن النسائی، کتاب الطہارۃ، باب الفضل فی ذالک حدیث نمبر 143)

دنیاوی کام بھی انسان کے لئے ضروری ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں یہی بات واضح کر کے فرمائی ہے کہ جو اپنے کاموں کا جو اُس کے ذمہ ہیں اُن کا حق ادا نہیں کرتا، وہ بھی قابلِ مؤاخذہ ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 118 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

چاہے وہ تجارت ہے، چاہے وہ ملازمت ہے، چاہے وہ کھیتی باڑی ہو، کچھ بھی ہو۔لیکن ان دنیاوی کاموں کے دوران بھی خدا تعالیٰ یاد رہنا چاہئے۔اور جب خدا تعالیٰ یاد ہوگا، یہ احساس ہوگا کہ یہ دنیاوی کام بھی خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق مَیں بجا لا رہا ہوں تو پھر ایمانداری سے اپنے کام کا حق ادا کرنے کی بھی انسان کوشش کرے گا اور پھر انسان کسی قسم کے غلط اور ناجائز فائدہ سے بھی بچنے کی کوشش کرتا ہے۔

پھر ایک مومن کا جو دنیاداری کا کاروبار ہے وہ بھی پھر دین بن جاتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی یاد اور اُس کی رضا ہر وقت پیشِ نظر رہتی ہے۔صحابہ جو ہمارے سامنے نمونے قائم کر گئے، وہ صرف ہمارے لئے وقتی حظّ اُٹھانے کے لئے نہیں تھے۔تعریف کرنے کے لئے نہیں تھے، اُن کو ہماری تعریف کی ضرورت نہیں ہے، اُن کی تو خدا تعالیٰ نے

تعریف کر دی۔ اُن کو اللہ تعالیٰ سے یہ سند مل گئی کہ اللہ اُن سے راضی ہوا۔ پس جس سے خدا تعالیٰ راضی ہو جائے اُس کو کسی بندہ کی حاجت نہیں رہتی کہ اُس کی تعریف کی جائے۔ ہاں یہ نمونے ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ اگر تم اُن کے نمونوں پر چلو گے، اللہ تعالیٰ کی محبت کو سامنے رکھتے ہوئے کاروبارِ زندگی سرانجام دو گے تو خدا تعالیٰ تمہیں بھی اپنی رضا کی راہوں پر چلنے والوں میں شمار کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر ایمان کے معیار حاصل کرنے ہیں تو اپنے اخلاق بھی بلند کرو۔ اخلاق کی بلندی کا حقوق العباد کی ادائیگی سے صحیح پتہ چلتا ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 216 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) گویا صرف نمازیں پڑھ لینا اور اپنے زعم میں خدا تعالیٰ کا حق ادا کر دینا ہی اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے اور ایمان لانے والا نہیں بناتا بلکہ اپنے معاشرے کے جو حقوق ہیں اُن کی ادائیگی بھی ایک ایمان کا دعویٰ کرنے والے کے لئے انتہائی ضروری ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا کہ سستی اور کسل کی حالت سے بھی بچو کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ سے دور لے جاتی ہے۔ (ماخوذ از مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 654 اشتہار نمبر 270 بعنوان ''تبلیغ الحق'' مطبوعہ ربوہ)

اکثر پانچ وقت نمازیں نہ پڑھنے والوں سے جب وجہ پوچھو، مَیں پوچھتا رہتا ہوں، تو یہی جواب ہوتا ہے۔ سستی اور لاپرواہی کا ہی بتاتے ہیں۔ پھر یہ سستیاں جو ہیں خدا تعالیٰ کی محبت سے بھی غافل کرتی ہیں اور یہ غفلت آہستہ آہستہ دین سے بھی دُور لے جاتی ہے۔ آخرت کا خوف، اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونے کا خوف، پھر یہ بھی نہیں رہتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے مسجدوں کو آباد کرنے والوں کی نشانی آخرت پر ایمان بھی بتائی ہے کہ اس زندگی میں کئے گئے جو اعمال ہیں اُن کا بدلہ آخرت میں ملنا ہے۔ خالصۃً خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کی گئی عبادتیں اور اس دنیا میں اللہ تعالیٰ پر ایمان، ہدایت یافتوں میں شمار کروا کر خدا تعالیٰ کی جنتوں کا وارث بنائے گا۔

پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مساجد آباد کرنے والے جہاں نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرتے ہیں، پنج وقت مسجد میں آتے ہیں، اُس کا حق ادا کرتے ہیں، وہاں مالی قربانیاں کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مالی قربانی کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مالی قربانی کے لحاظ سے غیر معمولی قربانی کرنے والی ہے۔ کم از کم ایک طبقہ ایسا ہے جو غیر معمولی قربانی کرنے والا ہے۔ اس مسجد کی تعمیر میں بھی کئی افراد ایسے ہیں جنہوں نے لاکھ بلکہ لاکھوں ڈالر تک قربانی دی ہے۔ مساجد کے لئے تو بعض غیر احمدی مسلمان بھی بڑھ چڑھ کر قربانیاں دے لیتے ہیں لیکن احمدی کی انفرادیت یہ ہے کہ وہ مستقل چندوں کی ادائیگی بھی کرتے ہیں اور پھر تحریکات میں بھی حصہ ڈالتے ہیں۔ اس لحاظ سے اور خاص طور پر آجکل کے مادی دور میں اور معاشی حالات میں اُن کی قربانیاں بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بھی بے انتہا برکت ڈالے۔

لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف ایک عمل تقویٰ کا معیار حاصل نہیں کرواتا، یا اُس سے ایمان کامل نہیں ہوتا بلکہ ایک مومن کے لئے حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی ادائیگی ضروری ہے۔

قرآنِ کریم نے ایمان لانے والوں کی بعض نشانیوں کا اَور جگہوں پر بھی ذکر کیا ہے۔ جن میں ایک آدھ کو میں مختصراً بیان کر دیتا ہوں۔ کیونکہ ان باتوں کو اختیار کر کے ہی انسان حقیقی ہدایت یافتہ کہلا سکتا ہے اور انسان مسجدوں کا حق ادا کرنے والا بن سکتا ہے۔ فرمایا وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (سورۃ البقرۃ: 166)۔ کہ جو لوگ مومن ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''محبت کا انتہا عبادت ہے۔ اس لئے محبت کا لفظ حقیقی طور پر خدا سے خاص ہے''۔

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 369)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ''عبادت کے دو حصے تھے۔ ایک وہ جو انسان اللہ تعالیٰ سے ڈرے جو ڈرنے کا حق ہے۔ خدا تعالیٰ کا خوف انسان کو پاکیزگی کے چشمہ کی طرف لے جاتا ہے اور اُس کی روح گداز ہو کر اُلوہیت کی طرف بہتی ہے اور عبودیت کا حقیقی رنگ اُس میں پیدا ہو جاتا ہے''۔ ایک تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے دل پگھلتا ہے، انسان اُس کے آگے سجدہ ریز ہوتا ہے، اُس کی عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور صحیح عابد بننے کی کوشش کرتا ہے۔ فرمایا: ''دوسرا حصہ عبادت کا یہ ہے کہ انسان خدا سے محبت کرے جو محبت کرنے کا حق ہے۔ اسی لئے فرمایا ہے وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (سورۃ البقرۃ: 166)۔ اور دنیا کی ساری محبتوں کو فانی اور آنی سمجھ کر حقیقی معبود اللہ تعالیٰ ہی کو قرار دیا جائے۔ یہ دو حق ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنی نسبت انسان سے مانگتا ہے۔ ان دونوں قسموں کے حقوق کے ادا کرنے کے لئے یوں تو ہر قسم کی عبادت اپنے اندر ایک رنگ رکھتی ہے مگر اسلام نے دو مخصوص صورتیں عبادت کی اس کے لئے مقرر کی ہوئی ہیں۔ خوف اور محبت دو ایسی چیزیں ہیں کہ بظاہر اُن کا جمع ہونا بھی محال نظر آتا ہے کہ ایک شخص جس سے خوف کرے اُس سے محبت کیونکر کر سکتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا خوف اور محبت ایک الگ رنگ رکھتی ہے۔ جس قدر انسان خدا کے خوف میں ترقی کرے گا اُسی قدر محبت زیادہ ہوتی جاوے گی۔ اور جس قدر محبتِ الٰہی میں وہ ترقی کرے گا، اُسی قدر خدا تعالیٰ کا خوف غالب ہو کر بدیوں اور برائیوں سے نفرت دلا کر پاکیزگی کی طرف لے جائے گا۔''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 225-224۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ وہ مقام ہے جو ایک مومن کے لئے حاصل کرنا ضروری ہے۔ پھر آگے آپ نے ان محبتوں کی تفصیل بیان فرمائی ہے کہ خوف کے لئے نمازیں ہیں اور محبت کے اظہار کے لئے حج کی عبادت ہے۔ وہ ایک لمبا مضمون ہے۔ تو بہرحال یہ مقام ہے جو ایک مومن کو حاصل کرنا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف اُس کی محبت کے حصول کا ذریعہ بن جائے اور جب یہ درجہ اور مقام حاصل ہوتا ہے تو پھر انسان صحیح عابد بنتا ہے اور مسجد کا حق ادا کرنے والا بنتا ہے۔ اور یہ مقام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ہر ماننے والے میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

پس ہمیں اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ کس حد تک ہم خدا تعالیٰ سے محبت کے دعوے میں پورا اُترنے والے ہیں؟ کس حد تک ہم آپس میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے ہیں؟ کیونکہ عبادت کا حق تقویٰ کے بغیر ادا نہیں ہو سکتا۔ اور تقویٰ اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل کئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے ہماری اصلاح کے لئے قرآنِ کریم میں بے شمار احکامات نازل فرمائے ہیں جن کے بجالانے کا ایک مومن کو حکم ہے اور تبھی وہ ہدایت یافتہ کہلا سکتا ہے۔ مَیں بعض، ایک دو احکامات کا ذکر کروں گا لیکن اُس سے پہلے یہ وضاحت کر دوں کہ اس آیت میں جو مَیں نے پہلے تلاوت کی تھی اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِکَ اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُہۡتَدِیۡنَ۔ یعنی پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ یہ عمل کریں گے تو شاید ہدایت یافتہ قرار پائیں۔ اگر نیک نیتی سے عمل کئے جائیں تب بھی شاید والی بات ہو۔ بلکہ اہلِ لغت کے نزدیک 'عَسٰی' جب خدا تعالیٰ کے لئے استعمال ہوتا ہے تو اُس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو جو ہر لحاظ سے ایمان میں پختہ ہیں، زکوٰۃ اور مالی قربانیوں میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے شامل ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دنیاوی چیز سے اُنہیں خوف نہیں ہے تو وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہدایت یافتہ ہیں، اور ان کا مسجد میں آنا، نمازیں پڑھنا اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا اُن کو تقویٰ اور ایمان میں بڑھاتا رہے گا۔ اور اُن کے تقویٰ کے معیار بلند ہوتے چلے جائیں گے۔

پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہدایت یافتہ بن کر اُس کے قرب میں ترقی کر رہے ہیں۔ مَیں بعض ایک دو ذمہ داریوں کے متعلق بھی عرض کر دوں جو خدا تعالیٰ نے ہم پر ڈالی ہیں، یا وہ باتیں جن کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡہَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ (سورۃ آل عمران: 111)۔ کہ تم سب سے بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے، تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔ پس اس آیت میں ایک حقیقی مسلمان کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں کہ بدی سے روکنے والا ہے، نیکی کی تلقین کرنے والا ہے۔ اور یہ کام اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک انسان اپنے قول و فعل میں ایک جیسا نہ ہو۔ اگر ہمارے عمل ہماری باتوں سے مختلف ہیں تو ہمارے اپنے جو لوگ ہیں اُن پر بھی ہماری باتوں کا اثر نہیں ہوگا۔ اور غیروں کی تو بات ہی الگ ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا اس مسجد کے بننے سے تبلیغ کے راستے بھی کھلیں گے لیکن اگر ہمارے عمل ایسے نہیں کہ جو خدا تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں تو نہ ہم خیرِ اُمّت ہیں، نہ ہمارا ایمان اللہ تعالیٰ پر ہے اور نہ ہی ہماری نمازیں کسی کام کی ہیں، نہ ہماری مالی قربانیاں خدا تعالیٰ کے ہاں قبول ہیں، نہ ہمارا یہ دعویٰ سچا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنا ہمارا سب سے اوّلین فرض ہے اور پہلی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ایک حکم ہے کہ وَقُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا (سورۃ البقرۃ: 84)۔ کہ لوگوں سے نرمی اور ملاطفت سے بات کریں۔ اس کا سب سے پہلا اظہار تو ہمارا آپس میں ہونا چاہئے اور خاص طور پر عہدیداروں کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ تبلیغ سے پہلے تو ہم نے اپنی مسجدوں کو ایسے لوگوں سے، عبادِ صالحین سے بھرنا ہے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر اُس کی

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ لیکن بعض دفعہ شکایات آتی ہیں کہ بعض عہدیدار اپنے رویّے ایسے رکھتے ہیں یا بعض لوگ جو اپنے زعم میں اپنے آپ کو نیکی کے اعلیٰ معیار پر سمجھ لیتے ہیں اس طرح دوسروں سے باتیں کرتے ہیں جو دوسروں کو جذباتی تکلیف پہنچانے کا باعث بن جاتی ہے اور انہیں پھر جماعت سے دور لے جاتی ہے۔ اور پھر ایسے لوگ مسجدوں کو آباد کرنے کی بجائے اُن کو ویران کرنے کا باعث بن رہے ہوتے ہیں۔ پس خیر اُمّت کے لئے سب سے پہلے تو اپنی اصلاح کی ضرورت ہے۔ پھر جیسا کہ ہمیشہ ہوتا آیا ہے کہ مسجدوں کے ساتھ تبلیغ کے نئے راستے بھی کھلتے ہیں۔ یہاں بھی انشاء اللہ تعالیٰ کھلیں گے۔ مسجد دیکھنے کے لئے آنے والے لوگوں میں، اپنے حلقۂ احباب میں، اپنے ماحول میں بھی جب یہ لوگ آئیں اس اثر کو قائم کریں اور اسے مضبوط تر کرتے چلے جائیں کہ احمدی کا ہر کام دوسروں کی بھلائی کے لئے ہوتا ہے۔ یہ اثر ہے جو ایک احمدی سے دنیا میں قائم ہونا چاہئے۔ یہ اسلام اور قرآن کریم کی تعلیم ہے کہ ہم اپنے فائدے کی بجائے دوسروں کا فائدہ سوچتے ہیں اور نہ صرف سوچتے ہیں بلکہ عملی رنگ میں اس کا اظہار کرتے ہیں اور اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ لوگ یہ اظہار مزید دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تبلیغ کے راستے کھول رہا ہے۔ بعض ایسے ایسے حیرت انگیز رابطے ہوتے ہیں کہ جو اپنی کوششوں سے نہیں ہو سکتے۔ اور یہاں بھی آپ دیکھیں گے کہ ایسے رابطے ہوں گے۔

پس اپنے قول و فعل سے ان رابطوں کو اسلام کی خوبصورت تعلیم کا گرویدہ بنالیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ آپ کے آپس کے تعلقات، محبت اور پیار جو ہے، خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے بڑھتے چلے جانے والا ہونا چاہئے۔ اس طرف بھی خاص توجہ دیں کہ تبلیغ کے لئے یہ بھی ضروری ہے اور جماعت کی مضبوطی کے لئے بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے بھی یہ بات ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس مسجد کے بننے سے جماعت اندرونی طور پر بھی مضبوط ہو۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والی ہو۔ مسجدوں کو آباد کرنے والی ہو۔ آپ میں سے ہر ایک کا دل اُس طرح مسجد میں اٹکا رہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مومن سے توقع فرمائی ہے۔ یہ مسجد اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کو سمیٹنے والی ہو جس کا اظہار یہاں آنے والے ہر شخص پر ہو۔ اور تبلیغ کے بھی نئے دروازے اس مسجد کے بننے سے کھلتے چلے جائیں۔

مَیں مسجد کے کچھ کوائف پیش کر دیتا ہوں جو یہاں جاننے والوں کے لئے تو شاید اتنی دلچسپی نہ رکھتے ہوں لیکن باہر کی دنیا کے لئے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس مسجد کی تعمیر کا اعلان تو 1997ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ہی فرمایا تھا اور بیت الرحمن نام بھی رکھا تھا۔ اس کا کُل رقبہ تقریباً پونے چار ایکڑ کا ہے اور مسقّف حصہ (covered area) جو ہے تینتیس ہزار چار سو انیس ((33419 مربع فٹ ہے۔ دو منزلیں ہیں۔ گنبد کی اونچائی سینتالیس فٹ ہے۔ مینار کی اونچائی چھہتر ((76 فٹ ہے۔ اس وقت تو مسجد کے لئے، دونوں ہال جو ہیں مردوں اور عورتوں کے ملے ہوئے ہیں اور دونوں ہالوں کی گنجائش کا ایریا چھ ہزار آٹھ سو مربع فٹ ہے۔ multi purpose ہال بھی ہے۔ گیارہ سو بتیس ((1132 افراد مسجد میں اور دس سو پچاس ((1050 ملٹی پرپز (multi purpose) ہال میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ یعنی تقریباً دو ہزار سے زیادہ۔ پارکنگ بھی کافی وسیع ہے۔ 140 کاروں کی جگہ ہے۔ لائبریری بھی ہے، تبلیغ کا ایک سینٹر ہے، کچن ہے، فیونرل (Funeral) ہوم سروس کے لئے بھی انتظام ہے۔ چار عدد کلاس روم ہیں۔ دفاتر ہیں۔ بورڈ روم ہے۔ مشنری کی رہائش گاہ ہے۔ مشن ہاؤس ہے۔ گیسٹ ہاؤس ہے۔ اور بڑی خوبصورت باہر کی کیلی گرافی بھی یہاں ہوئی ہے۔ جو خاص خاص باتیں ہیں وہ مَیں نے بتادی ہیں۔ اس کا خرچ بعض زائد خرچ شامل ہونے کی وجہ سے تقریباً ساڑھے آٹھ ملین ڈالر آیا ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ آپ کو یہ مسجد ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

آخر میں ایک چھوٹا سا اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پڑھنا چاہتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

’’مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ اُن نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں، ورنہ یہ سب مساجد ویران پڑی ہوئی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چھوٹی سی تھی۔ کھجور کی چھڑیوں سے اُس کی چھت بنائی گئی تھی اور بارش کے وقت چھت میں سے پانی ٹپکتا تھا۔ مسجد کی رونق نمازیوں کے ساتھ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں دنیاداروں نے ایک مسجد بنوائی تھی، وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے گرادی گئی۔ اُس مسجد کا نام مسجد ضرار تھا یعنی ضرر رساں۔ اس مسجد کی زمین خاک کے ساتھ ملادی گئی تھی۔ مسجدوں کے واسطے حکم ہے کہ تقویٰ کے واسطے بنائی جائیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 491 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ ہر احمدی کو سامنے رکھنا چاہئے۔

پھر فرماتے ہیں: ’’جماعت کی اپنی مسجد ہونی چاہئے جس میں اپنی جماعت کا امام ہو اور وعظ وغیرہ کرے۔ اور جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ سب مل کر اسی مسجد میں نماز باجماعت ادا کیا کریں۔ جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔ پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہئے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 93 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ❀❀❀

مقابلہ انعامی مقالہ نویسی

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان بابت سال 2013ء

ہندوستان بھر کے احمدی احباب مرد و خواتین، طلبا و طالبات کے اندر مقالہ نویسی کی قابلیت کو فروغ دینے کے لئے اور ان کی مخفی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کے لئے ہر سال نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کی جانب سے انعامی مقالہ نویسی کا مقابلہ کرایا جاتا ہے۔ امسال انعامی مقالہ کے لئے درج ذیل عنوان مقرر کیا گیا ہے۔

عنوان: عصر حاضر میں دنیا کو کس طرح تباہی سے بچایا جاسکتا ھے

☆ How to save the world from destruction

مقالہ نگار درج ذیل امور کو ضرور ملحوظ رکھیں:-

☆ یہ امر ضروری نہیں ہے کہ صرف وہی احباب جنہوں نے اپنی تعلیمی فیلڈ میں اس مضمون کے بارہ میں مطالعہ کیا ہو وہی مقالہ لکھ سکتے ہیں بلکہ اسبارہ میں مختلف کتب و انٹرنیٹ سے کافی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں اور ہر ایک چاہے جس فیلڈ سے بھی اس کا تعلق ہو اس عنوان پر مقالہ لکھ سکتا ہے۔

☆۔ مقالہ لکھنے سے قبل قرآن کریم کی اُن آیات پر غور کریں جن میں امن کے قیام اور دنیا کو تباہی سے بچانے کے بارے میں آگاہ کیا گیا ہے۔

☆ نیز اپنے مضمون میں یہ بھی بیان کرنے کی کوشش کریں کہ عصر حاضر میں ہونے والی تحقیق سے دنیا کو تباہی سے بچانے کے بارہ میں کس طرح قرآن کریم نے ہماری رہنمائی کی۔

☆۔ اس سلسلہ میں کتب حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام نیز الاسلام ویب سائٹ سے بھی زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

☆۔ دنیا کو تباہی سے بچانے کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیان فرمودہ کتاب ورلڈ کرائسز سے مدد لی جاسکتی ہے۔

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات، خطابات، کلاسز جو الاسلام ویب سائٹ پر ہیں ان سے بھی اس سلسلہ میں استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

مندرجہ بالا امور کو خاکہ بنا کر اور اس موضوع کے بارے میں اپنی تحقیق کے ذریعہ اپنے مقالہ کو مزیّن کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب کو مقالہ لکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

شرائط مقالہ:

☆۔ مقالہ کم از کم 5000 الفاظ پر مشتمل ہو۔

(یہ الفاظ مقالہ نگار کے اپنے ہونے چاہئیں۔ حوالہ جات جو Quote ہوتے ہیں وہ اس کے علاوہ ہوں گے)

☆۔ مقالہ اردو، انگریزی اور ہندی میں سے کسی ایک زبان میں لکھا جاسکتا ہے۔

☆۔ مقالہ خوش خط اور صفحہ کے 3 / 2 حصہ میں لکھا گیا ہو۔ کاغذ کی پشت پر لکھا نہ جائے۔

☆۔ مقالہ میں سرخ روشنائی کا استعمال نہ کیا جائے۔

☆۔ اس مقالہ میں حصہ لینے کے لئے کوئی عمر کی قید نہیں ہے۔

☆۔ مقالہ کے حوالہ جات مستند و مکمل ہوں۔ مثلاً کسی کتاب کا حوالہ پیش کرنے کی صورت میں نام کتاب، صفحہ نمبر، سن اشاعت، مقام اشاعت، پبلشر وغیرہ معلومات درج کی جائیں۔ ☆۔ اخبار و رسائل کا حوالہ پیش کرنے کی صورت میں نام اخبار، نمبر شمارہ، تاریخ/ماہ اشاعت، مقام اشاعت، صفحہ نمبر، کالم نمبر، ایڈیٹر و مضمون نگار کا نام وغیرہ معلومات درج کی جائیں۔ اخبار کی کٹنگ منسلک کرنا زیادہ بہتر ہے۔ ☆۔ مقالہ نگار کو نظارت تعلیم میں اپنا مقالہ جمع کرنے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔ ☆۔ مقالہ نگار کے لئے ضروری ہوگا کہ پہلے صفحہ پر مقالہ نگار اپنا نام، مکمل پتہ، فون نمبر درج کرے۔ ☆۔ مقالہ کے جملہ حقوق نظارت تعلیم کے حق میں محفوظ ہوں گے۔ کسی مقالہ نگار کو از خود مقالہ کی اشاعت کی اجازت نہیں ہوگی۔ ☆۔ مقالہ میں اول، دوم اور سوم آنے والوں کو علی الترتیب -/5000، -/4000، -/3000 روپئے نقدی انعام سے نوازا جائے گا۔ ☆۔ مقالہ 31 راکتوبر 2013ء تک بذریعہ رجسٹری ڈاک یا دستی نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان میں پہنچ جانا چاہئے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
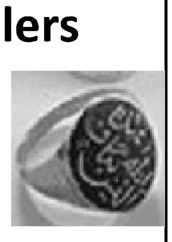

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

واقفین نو بچوں کی کلاس، مسلمانوں کے سپین سے انخلاء کے دردناک واقعات کا تذکرہ۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس، بچیوں کے سوالات کے جوابات۔ انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں،

❁... نومبائعات کی تعلیم و تربیت کے لئے باقاعدہ نصاب تیار کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائیں اور باقاعدہ تبلیغی پروگراموں کا حصہ بنائیں۔

❁... سڑکوں پر مانگنے والوں کو دینے کی بجائے ہمیں جماعتی طور پر چندہ جمع کرنے میں بہتری پیدا کرنی چاہئے۔

(نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ سپین کے ساتھ میٹنگ میں مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کا جائزہ اور اہم ہدایات)

(ویلنسیا (سپین) میں حضور انور کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(قسط دوئم)

31 مارچ 2013ء بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر 45 منٹ پر مسجد بیت الرحمن میں تشریف لے جا کر نماز فجر پڑھائی۔ آج 31 مارچ کے دن سے یورپین ممالک کے وقت میں تبدیلی ہوئی ہے اور گھڑیاں ایک گھنٹہ آگے ہوئی ہیں جس کی وجہ سے نمازوں کے اوقات میں بھی تبدیلی ہوئی ہے۔ آج اس تبدیل شدہ وقت کے مطابق نماز فجر پونے چھ بجے کی بجائے پونے سات بجے ادا ہوئی۔

نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن اور دنیا کے دوسرے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

واقفین نو بچوں کی کلاس

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمن تشریف لائے اور واقفین نو بچوں کی حضور انور کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم محمد سلمان طاہر نے پیش کی اور بعد ازاں اس کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم طاہر احمد فضل نے تلاوت قرآن کریم کا سپینش زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزم تحسین احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پیش کی کہ ’’حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس کے لئے جنت میں ایسا گھر تعمیر کرتا ہے۔‘‘

اس حدیث کا سپینش زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

اس کے بعد عزیزم سفیر احمد، اطہر احمد اور عزیزم بلال خان نے مل کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عربی قصیدہ

يَا عَيْنَ فَيْضِ اللّٰهِ وَالعِرفَان
يَسعى اِلَيكَ الخَلقُ كَالظَّمان

میں سے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پیش کئے۔

بعد ازاں عزیزم ساگر شفیق نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درج ذیل دو اقتباس کشتی نوح اور ملفوظات سے پیش کئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’اس کی توحید زمین میں پھیلانے کے لئے اپنی طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو‘‘۔ (کشتی نوح)

’’اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہوگئی تو سمجھو جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو مسجد بنا دینی چاہئے۔ پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیام مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو۔ محض للہ اسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا‘‘۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 93)

اس کے بعد عزیزم عطاء المنعم طارق، عزیزم جری اللہ مبشر اور عزیزم طاہر احمد فضل نے مل کر ایک Presentation دی جس کا عنوان تھا: "The Expulsion of the Moorish From Spain" یعنی:

مسلمانوں کا سپین سے خروج

قریباً چار سو سال قبل مسلمانوں کو سپین کی سرزمین سے نکلنے پر مجبور کیا گیا۔ مسلمانوں کے سپین سے انخلاء کے بعد سپین کی سرزمین پر کوئی بھی ایسا شخص نہیں تھا جس نے کیتھولک مذہب اختیار نہ کیا ہو۔ سب سے پہلے بالنسیا میں سے مسلمانوں کو نکالا گیا۔ لیکن ان کے خروج کی وجوہات بیان کرنے سے قبل یہ بتانا ضروری ہے کہ مسلمان کون لوگ تھے اور وہ سپین میں کس طرح رہے۔

1492ء میں کیتھولک مونارکس (Catholic Monarchs) کی فوج نے غرناطہ پر حملہ کیا اور غرناطہ پر قبضہ کر لیا۔ اس حملہ کے بعد عیسائی حاکم کے زیر تسلّط جو مسلمان غرناطہ میں موجود رہے انہیں Mudejar کہا جاتا ہے۔ غرناطہ پر حملہ کے بعد کچھ عرصہ تک تو مسلمانوں کے مذہبی عقائد اور رسوم رواج کا خیال رکھا جاتا رہا لیکن 1520ء تا 1525ء کے درمیان مسلمانوں کو زبردستی عیسائیت اختیار کرنے پر مجبور کیا جانے لگا یہاں تک کہ سب مسلمانوں کو عیسائی ہونا پڑا۔ اس کے بعد ایسے مسلمانوں کو Morrish (مورِش) کہا جانے لگا جو کہ بظاہر تو عیسائی ہو گئے تھے مگر دل سے مسلمان ہی تھے۔

سولہویں صدی کے نصف دوم اور سترھویں صدی کے آغاز میں اندازاً تین لاکھ بیس ہزار (320,000) مسلمان سپین میں موجود تھے۔ انہیں New Christians بھی کہا جاتا تھا۔ ان مسلمانوں کی بڑی تعداد غرناطہ اور بالنسیا میں موجود تھی۔ ان میں بعض کا تعلق تجارت سے بھی تھا لیکن اکثریت سادہ لوح مسلمان تھے جن میں بعض دیہاتوں میں رہنے والے کسان تھے اور معمولی کھیتی باڑی کرتے تھے اور بعضوں کے جانوروں کے چھوٹے چھوٹے ریوڑ تھے۔ ایک طرف تو ان کو سٹیٹ ٹیکس ادا کرنا پڑتا اور دوسری طرف حکومت اور چرچ کی طرف سے اپنے عقائد کو چھوڑنے کا بھی دباؤ تھا۔

ایک عرصہ تک مسلمان اپنے گھروں میں چھپ کر عبادتیں کرتے تھے اور اسلامی روایات جس میں روزہ اور نماز وغیرہ شامل تھیں کا اہتمام کرتے تھے۔ جس طرح بظاہر مسلمانوں کے دو مذاہب تھے اسی طرح ان کے نام بھی دو تھے۔ ایک وہ نام جو ان کے آباؤ اجداد نے رکھا تھا اور دوسرا عیسائی نام جو کہ بپتسمہ لینے کے بعد چرچ کی طرف سے دیا جاتا تھا۔ یہ آپس میں ہسپانوی عربی بولتے اور عیسائیوں کے ساتھ بالنسیا میں بولی جانے والی Valenciano زبان میں بات کرتے تھے۔ یہ لوگ اپنے آپ کو سپین کے باسی ہی تصور کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ان کا سپین سے مختلف علاقوں کی طرف انخلاء ہوا تو انہوں نے اپنے آپ کو اندلسی ہی کہا۔

چرچ کی طرف سے کئی تحریکات چلائی گئیں جن کا مقصد مسلمانوں کو پکّے عیسائی بنانا تھا۔ ان تحریکات میں بعض ایسی ظالمانہ تحریکات تھیں کہ ان کی وجہ سے مسلمانوں کو ملک سے بھاگنا پڑا۔ اُس وقت زیادہ تر مسلمانوں نے شمالی افریقہ کی طرف ہجرت کی۔

اس عرصہ میں مسلمانوں کی طرف سے ایک مرتبہ شدید احتجاج بھی کیا گیا۔ غرناطہ کے قریب ایک پہاڑی مقام Alpujarras میں احتجاج کا یہ سلسلہ 1568ء سے شروع ہوا اور 1570ء تک جاری رہا۔ حکومت کی طرف سے اس احتجاج کو مکمل طور پر دبا دیا گیا جس کے بعد مسلمان ملک کے دوسرے حصوں میں بکھر گئے۔

فلپ سوئم کے زمانہ میں جب چرچ کی طرف سے چلائی گئی تحریکات ناکام ہو گئیں تو مسلمانوں کو سپین سے باہر نکالنے کے حوالہ سے ایک معاہدہ کیا گیا۔ فلپ سوئم نے اس معاہدہ پر 19 ستمبر 1609ء کو دستخط کئے اور بالنسیا سے سب سے پہلے مسلمانوں کو نکلنا پڑا۔

اس سال ستمبر اور اگلے سال جنوری کے درمیان ایک لاکھ سے زائد مسلمان Denia, Alicante اور Valencia کی بندرگاہوں سے روانہ ہوئے۔ ان میں سے اکثر کو الجیریا اور تیونس لے جایا گیا لیکن ان میں سے سب اپنی منزل تک نہ پہنچ سکے اور بہت سے راستے میں ہی ہلاک ہو گئے۔

Laguar Valley

گو کہ مسلمانوں کو اپنے آباؤ اجداد کی زمین چھوڑنے کا انتہائی افسوس تھا تاہم ابتدا میں مسلمانوں نے اپنے خروج کو پُرامن انداز میں تسلیم کیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے اس خیال سے بڑی خوشی سے سرِ تسلیم خم کر لیا کہ وہ دیگر علاقوں میں جہاں ان کے ہم مسلک افراد ہوں گے، زیادہ عزت اور آزادی کی زندگی گزار سکیں گے۔ لیکن جلد ہی

انہیں الجیریا پہنچنے والوں کی بدحالی کی خبریں موصول ہوئیں اوراس بات نے پیچھے رہ جانے والوں میں ایک بغاوت کی لہر دوڑادی۔ اوراس جلاوطنی سے بچنے کے لئے ہزاروں مسلمان بیک وقت دو وادیوں یعنی Muelas de Cortes (Ayora Valley) اور Laguar Valley میں جمع ہوگئے۔ Laugar Valley میں جو کہ Alicante سے قریبی وادی ہے، بیس ہزار مسلمان پناہ گزین جمع ہوئے اور Mellini نامی شخص کو اپنا لیڈر بنالیا۔ ان پناہ گزین مسلمانوں میں بہت سی خواتین، بچے اور عمر رسیدہ افراد شامل تھے۔ یہ تمام مسلمان اس خوبصورت وادی میں اپنی بچی کچھی املاک اور مویشیوں کے ساتھ جمع ہوگئے۔ اس وادی میں Caballo Verde (یعنی سبز گھوڑا) نامی پہاڑی سلسلہ ہے جس کی شباہت گھوڑے کی کاٹھی یا زین کی مانند ہے۔ پرانی روایت کے مطابق کہا جاتا ہے کہ یہاں ایک عظیم الشان مسلمان سالار روپوش ہے جو کہ صدیوں سے اس پہاڑی سے آنے والے عیسائی حملہ آوروں کے مقابلہ پر مسلمانوں کی حفاظت کررہا ہے۔

16 نومبر کو عیسائی افواج اس وادی میں داخل ہوئیں۔ ان کا مقصد یہاں پناہ گزین مسلمانوں کو نکال باہر کرنا تھا۔ مسلمان قلعہ Azabares کی باقیات پر قابض تھے۔ یہ قلعہ اس وادی کے شروع میں واقع ہے۔ یہاں جو جنگ و جدل کا سماں بندھا وہ یقیناً قتل و غارت گری کا نمونہ تھا۔ ہر طرح سے لیس کئی ہزار فوجی ایک صبح Caballo Verde کے پہاڑی سلسلہ پر نمودار ہوتے ہیں اور لٹے پٹے مسلمانوں، جن کے پاس صرف غلیلیں اور Crossbows تھیں، کو قتل کرنے یا انہیں پیچھے دھکیلنے پر مجبور کرتے ہیں۔ مسلمانوں نے اس کسمپرسی کے باوجود بھرپور دفاع کیا۔ لیکن آخرکار ہزاروں مسلمان Caballo Verde کی بلندترین چوٹی کی طرف نکلنے پر مجبور ہوگئے جہاں کہا جاتا ہے کہ Pop de نامی ناقابل تسخیر قلعہ کی باقیات موجود ہیں۔ لیکن نکلتے ہوئے بھی تقریباً دو ہزار مسلمان بڑی بے دردی سے قتل کردیئے گئے۔ Mellini جو مسلمانوں کا رہنما تھا، بھی بڑی جرأت سے لڑتا لڑتا ہلاک ہوگیا۔

Caballo Verde کی بلندترین چوٹی پر بھی عیسائیوں نے مسلمانوں کا پیچھا نہ چھوڑا اور 9 دن تک ہزاروں مسلمان اس چوٹی پر عیسائی فوج کے محاصرہ میں قید رہے۔ انہیں پانی اور خوراک تک کی رسائی نہ دی گئی۔ جب کبھی رات چھپ کر پانی حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی تو یا تو ایسے مسلمان کو قتل کردیا جاتا یا قید کرلیا جاتا۔ ان میں سے چند ایک جو کہ کسی طرح فرار ہوگئے، باقی ہزاروں افراد نے 29 نومبر کو عیسائیوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔ یہ مسلمان تقریباً 13 ہزار تھے جو کہ بھوک اور پیاس سے مجبور ہوکر چوٹی سے نیچے اتر آئے۔

مسلمان بچے

Luguar Valley سے تقریباً ایک ہزار بچے یرغمال بنالئے گئے۔ دیگر 1400 بطور نوکر اور غلام رکھے گئے۔ ان بچوں کو مختلف مقامات پر لے جایا گیا۔ اعداد و شمار کے مطابق بالنسیا میں 492، Denia میں 200 اور Alicante صوبہ کے مختلف شہروں میں 1136 بچے لے جائے گئے۔ لوکل چرچ کمیونٹی کے ریکارڈ کے مطابق جب یہ بچے بڑے ہوئے تو ان بچوں نے مسلمانوں میں ہی شادیاں کیں۔

22 ستمبر 1609ء میں معاہدہ خروج طے پایا تو مسلمان بچوں کے بارے میں یہ فیصلہ ہوا کہ چار سال سے کم عمر بچے سپین میں ہی رہیں۔ مگر عملاً بہت سے ایسے بچے بھی اپنے والدین کے ساتھ دیگر ممالک میں نکل گئے۔ Laguar Valley اور Muela de Cortes کے غدر کے بعد سپین میں رہ جانے والے بچوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ جو والدین اپنے بچوں کو سپین میں چھوڑ کر جاتے وہ انہیں ایسے معمر عیسائیوں کے ذمہ کرجاتے جن پر انہیں اعتبار ہوتا۔ یہ بھی مشہور ہے کہ والدین جاتے ہوئے اپنے بچوں پر پوشیدہ نشان بھی لگا دیتے تا کہ کبھی دوبارہ ملنے کا موقع بنے تو پہچان میں آسانی ہو۔ لیکن جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے کہ ان میں سے بہت سے بچے اپنے والدین کی مرضی سے نہ چھوڑے گئے بلکہ انہیں یرغمال بنالیا گیا۔

افریقہ

سپین سے خروج کے بعد افریقہ کے مختلف علاقوں میں مسلمانوں کی آمد ہوئی۔ ان میں اکثر الجیریا اور تیونس میں آکر آباد ہوئے۔ الجیریا کے دارالحکومت میں ایک مقام Les Andalousies کے نام سے موسوم ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں نسبتاً مالدار مسلمان آباد ہوئے تھے۔

اب بھی تیونس میں بہت سے مقامات سپین کے علاقوں کے ناموں سے موسوم ہیں۔ ان میں واضح ترین Alancanti ہے جو کہ بالنسیا کے جنوب میں ایک علاقہ کا نام ہے۔

بالنسیا میں جماعت احمدیہ

1979ء میں بالنسیا میں جماعت احمدیہ کا آغاز ہوا اور احمدیہ جماعت کے ذریعہ 370 سال کے بعد اس علاقہ میں اسلام کی حقیقی تعلیمات پہنچیں۔

اب خدا تعالیٰ کے فضل سے 29 مارچ 2013ء کو حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں سپین میں احمدیہ مسلم جماعت کی دوسری مسجد کا افتتاح فرمایا۔

❁ ... بعد ازاں عزیزم ابوبکر خان نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے منظوم کلام

حمد و ثنا اُسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

میں سے منتخبہ اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

کوئز پروگرام

❁ ... اس کے بعد ایک کوئز پروگرام ہوا۔ واقفین نو بچوں نے درج ذیل سوالات کے جوابات دیئے۔ یہ سوالات اور جوابات درج کئے جا رہے ہیں تا کہ واقفین نو بچے اور بچیاں اس سے استفادہ کرسکیں۔

س: وقف نو سکیم کب جاری ہوئی؟
ج: 3 راپریل 1987ء کو۔
س: کون سے خلیفۃ المسیح نے وقف نو سکیم جاری فرمائی تھی؟
ج: حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ۔
س: شروع میں وقف نو سکیم کتنی مدت کے لئے جاری ہوئی؟
ج: دو سال کے لئے۔
س: پھر وقف نو سکیم کو کتنی مدت کے لئے بڑھایا گیا؟
ج: مزید دو سال کے لئے۔
س: وقف نو سکیم کو کس سال سے مستقل کردیا گیا؟
ج: 1991ء سے۔
س: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سال وقف نو کے بارہ میں کب خطبہ ارشاد فرمایا؟
ج: 18 جنوری 2013ء کو۔
س: اس خطبہ میں پیارے حضور نے کن ماؤں کی مثال دی؟
ج: احمدی ماؤں کی۔
س: اس خطبہ میں پیارے حضور نے کس عمر کے واقفین نو بچوں کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی؟
ج: 12 سے 13 سال اور 15 سال کے بچوں کو۔
س: حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 18 جنوری 2013ء کے خطبہ میں کون کونسی سورتوں کی آیات تلاوت فرمائیں؟
ج: سورۃ آل عمران، سورۃ التوبہ، سورۃ الصافات۔
س: حضور انور ایدہ اللہ نے ماں باپ کے عہد سے پیچھے نہ ہٹنے والے واقفین نو بچوں کو کس نام سے پکارا؟
ج: امّتِ محمدیہ کے باوفا لوگ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہونے کا حق ادا کرنے والے۔
س: حضور انور ایدہ اللہ نے 18 جنوری 2013ء کے خطبہ جمعہ میں دنیا کو ہلاکت سے بچانے کے لئے کون سے علم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی؟
ج: دین اور قرآن کریم کا علم۔
س: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقفین نو بچوں کو قرآن مجید اور احادیث کے علاوہ کونسی کتب پڑھنے کی تلقین فرمائی؟
ج: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب۔
س: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقفین نو بچوں کو والدین کے احسان کا ذکر کرتے ہوئے کونسی دعا کے لئے فرمایا؟
ج: اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔
س: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقفین نو بچوں کو کڑے حالات میں بھی کون سا عہد پورا کرنے اور اس پر آنچ نہ آنے دینے کی تلقین فرمائی؟
ج: والدین کے عہد کو (وقف نو کے بارہ میں)۔
س: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقفین نو بچوں میں قربانی کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے کون سے نبی کی قربانی کا ذکر فرمایا؟
ج: حضرت اسماعیل علیہ السلام۔
س: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وقف نو کے حوالہ سے وفا کے جذبہ کا ذکر فرماتے ہیں۔ کوئی شعر جس میں وفا کا ذکر ہو۔
ج: حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

یا صدق محمدؐ عربی ہے یا احمدؐ ہندی کی ہے وفا
باقی تو پرانے قصے ہیں زندہ ہیں یہی افسانے دو

❁ ... اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفین نو بچوں سے دریافت فرمایا کہ جامعہ میں جانے کا کس کس کا ارادہ ہے۔ اس پر چار طلباء نے ہاتھ کھڑے کئے تو اس پر حضور انور نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ: انشاء اللہ۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ ڈاکٹر کس نے بننا ہے؟ تو اس پر ایک واقف نو نے بتایا کہ وہ ڈاکٹر بن رہے ہیں۔ دو سال باقی رہ گئے ہیں۔ حضور انور نے انہیں ہدایت فرمائی کہ جنرل سرجری میں سپیشلائز کریں اس کی افریقہ میں ہمیں بہت ضرورت ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک طالبعلم سے فرمایا: آپ تو انجینئر بن رہے ہیں۔ کس فیلڈ میں جانا ہے۔ نیز فرمایا کہ construction کے شعبہ میں چلے جائیں۔

ایک اور نوجوان سے حضور انور نے فرمایا کہ آپ تو انجینئر بن کر فیلڈ میں چلے گئے ہیں۔

ایک نوجوان کو حضور انور نے فرمایا کہ سپینش زبان سیکھیں اور اس میں سپیشلائزیشن کریں۔

ایک واقف نو نے کہا کہ مَیں نے مربی صاحب بننا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا صاحب نہ بننا، صرف مربی بننا۔ صاحب بن گئے تو پھر کام نہیں ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اصل چیز ''وفا'' ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارہ میں آیت قرآنیہ وَ اِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى کے حوالہ سے فرمایا کہ اصل چیز وفا ہے اور اپنے عہد کو پورا کرنا ہے۔ پس یہ وفا ہی ہے جو تم کو آگے بڑھائے گی۔ اصل بات یہی ہے کہ وفا کے ساتھ اپنے عہد پر قائم رہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ میں جانے والے واقفین نو کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو جو ملے گا اُسی پر آپ نے گزارہ کرنا ہے۔ جنگلوں میں رہنا پڑے تو رہنا ہے۔ جیسے یہاں ویلنسیا کے علاقہ میں مسلمان (Moorish لوگ) ایک لمبا عرصہ پہاڑوں کے اندر رہتے رہے ہیں۔ تکالیف برداشت کیں لیکن اپنے ایمان پر قائم رہے۔

حضور انور نے فرمایا جب یہ جامعہ سے مربی بن کر نکلیں گے تو اُس وقت اہل سپین کو صحیح رنگ میں اسلام کا پیغام پہنچے گا اور یہاں اسلام احمدیت کی ترقی ہوگی۔

واقفین نو بچوں کے ساتھ یہ کلاس بارہ بج کر 25 منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں حضور انور نے چھوٹے بچوں کو از راہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

اس کے بعد پروگرام کے مطابق واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ نصرت جہاں نے پیش کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ منائل محمود نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزہ شافعیہ نعمان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پیش کی کہ ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے لئے جنت میں ایسا گھر تعمیر کرتا ہے''۔

بعد ازاں بچیوں کے ایک گروپ نے کورس کی صورت میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے منظوم کلام ''یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ'' میں سے چند منتخب اشعار خوش الحانی کے ساتھ پیش کئے۔

اس کے بعد عزیزہ انیلہ شکور نے مسجد کے تعلق میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک اقتباس پیش کیا جو واقفین نو کی کلاس کی رپورٹ میں درج ہو چکا ہے۔

بعد ازاں عزیزہ ذوبیہ عفت نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی جس کے بعد بچیوں کے ایک گروپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عربی قصیدہ:

یَا عَینَ فَیضِ اللّٰہِ وَالعِرفَان
یَسعی اِلَیکَ الخَلقُ کَالظَّمان

میں سے چند منتخبہ اشعار پیش کئے۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق تین واقفات نو بچیوں عزیزہ عمیرہ خولہ، قرۃ العین اور عزیزہ زرناب مقصود نے ''اسلام اور احمدیت کی سپین میں بنیاد، آغاز'' کے عنوان پر ایک پریزینٹیشن دی اور ساتھ ساتھ تصاویر بھی دکھائیں۔

بعد ازاں عزیزہ شرمیلہ ندرت نے اپنے گروپ کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام:

''کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا''

ترنّم کے ساتھ سپینش زبان میں پیش کیا۔

کلاس کے آخر پر سوال و جواب کی صورت میں وہی کوئز پروگرام ہوا جس کی تفصیل واقفین نو کی کلاس کی رپورٹ میں درج ہو چکی ہے۔

مسجد بیت الرحمن ویلنسیا (سپین)

مجلس سوال و جواب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کے سوالات کے جوابات دیئے اور نصائح سے نوازا۔

❁... ایک واقفۂ نو بچی نے سوال کیا کہ اگر ہم وقفِ نو میں شامل نہ ہوں تو ہم جماعت کی کیسے خدمت کرسکتی ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر وقف نہیں بھی ہیں تو بہت سے ایسے کام ہیں جو کہ لجنہ کرسکتی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ وہ جو وقف ہے، وہ تو پیدا ہی جماعت کی خدمت کے لئے ہوئی ہے۔ لیکن دیگر بہت سی بچیاں بھی جماعت کی بھرپور خدمت کر رہی ہیں اور وہ وقف نہیں ہیں۔ بہت سی ڈاکٹرز، ٹیچرز ہیں، بہت سی بچیاں جماعتی کتب کا ترجمہ کر رہی ہیں وغیرہ۔ نئی نسل کو زیادہ فعال ہونے کی ضرورت ہے۔

❁... اس سوال کے جواب میں کہ اگر نماز کے دوران دیگر خیالات سے توجہ بٹ رہی ہو، تو اس کا کیا علاج ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سب سے بہترین علاج تو استغفار ہے۔ استغفار کریں اور دوبارہ سے نماز میں توجہ قائم کرنے کی کوشش کریں۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے، بڑوں کی بھی بعض دفعہ کسی خیال کی وجہ سے توجہ بٹ جاتی ہے۔ میرا خیال ہے آپ اپنی سہیلیوں کے بارے میں سوچ رہی ہوتی ہیں، کیوں ٹھیک ہے نا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں آپ کو ایک امام کی کہانی سناتا ہوں جو نماز پڑھا رہا تھا۔ اس امام کے پیچھے ایک معمر شخص بھی نماز پڑھ رہا تھا۔ امام نماز میں ہی اپنے کاروبار کا سوچنے لگا، کہاں جائے اور کیسے اپنے کاروبار کو بڑھائے، اس قسم کی سوچیں تھیں۔ اس نے سوچا کہ وہ اپنے کاروبار کو کلکتہ انڈیا میں بڑھائے، پھر اس کی توجہ مکہ کی طرف ہوئی اور پھر اس کو خیال آیا کہ روس میں بھی کاروبار کے اچھے مواقع ہیں۔ تو جو معمر بزرگ اس امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا، اسے خدا تعالیٰ نے کشفی طور پر امام کی یہ کیفیت بتا دی جس پر وہ امام کے پیچھے نماز چھوڑ کر اپنی نماز پڑھنے لگا۔ اس پر امام بہت غصہ ہوا اور اس سے الگ نماز پڑھنے کی وجہ پوچھی اور کہا کہ تم نہیں سمجھتے کہ تم نے ایسا کر کے گناہ کیا ہے۔ اس معمر بزرگ نے جواب دیا کہ معاف کیجئے گا، میں آپ کے ساتھ مکہ تک تو جا سکتا تھا، مگر میں کافی بوڑھا ہوں اور روس تک نہیں جا سکا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو گھبرانے کی بات نہیں ہے۔ صرف استغفار پڑھا کریں اور بار بار کوشش کر کے نماز میں توجہ قائم کیا کریں تو انشاء اللہ توجہ قائم ہو جائے گی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ نماز قائم کرنے کے ایک یہ بھی معنی ہیں کہ اگر اِدھر اُدھر کے خیالات آتے ہیں تو دوبارہ استغفار کر کے نماز کی طرف توجہ کرو تو پھر آہستہ آہستہ توجہ قائم رکھنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ چھوٹوں کو، بڑوں کو سب کو خیال آجاتے ہیں۔ کوئی بات نہیں۔ اس لئے طریقہ یہی ہے کہ استغفار پڑھ کے نماز میں واپس آجاؤ، بجائے اس کے کہ نماز میں، خیالات میں یہ کر دُور کے سفر پہ چلے جاؤ۔

❁... ایک واقفۂ نو بچی نے سوال کیا: مربی کا کیا مطلب ہے اور وہ ہماری رہنمائی کیسے کرسکتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: مربی اور مبلغ میں معمولی سا فرق ہے۔ مربی کی اہم ذمہ داری تربیت کرنا ہے اور مبلغ کی زیادہ توجہ تبلیغ کی طرف ہوتی ہے۔ لجنہ بھی ایک طرح سے مربی ہیں کیونکہ وہ اپنے بچوں کی تربیت کرتی ہے۔ آپ سب اپنے بچوں کی اچھی تربیت کریں گی تو آپ بھی اچھی مربی ہوں گی۔ اگر آپ دیکھتی ہیں کہ ایک مربی صاحب ٹھیک ذمہ داری ادا نہیں کر رہے تو آپ انہیں توجہ دلائیں اور انہیں بتائیں کہ اپنا کام بہتر انداز میں کیسے کر سکتے ہیں۔

❁... اس سوال کے جواب میں کہ سفر پر ہوں تو قصر صلوٰۃ کیوں کرتے ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں سہولت دی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہر وقت خطرہ ہوتا تھا۔ دشمن کسی بھی وقت حملہ کر سکتا تھا، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس بات کی اجازت دی کہ نماز قصر کی جائے۔ اور اس وجہ سے ہم جب بھی سفر پر ہوں تو نماز قصر کر کے پڑھتے ہیں کہ ہم اپنے علاقہ میں نہیں ہوتے اور حفاظتی نقطہ نظر سے ایسا کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے آرہے تھے تو دُور سے مدینہ کے گھر بھی نظر آرہے تھے لیکن سفر کے دوران وہیں رُک کر نماز قصر کی۔ یہ نہیں کہ مدینہ میں پہنچ کر گھر چل کر نماز پڑھ لیں گے۔ شاید اِس لئے راستہ میں پڑھی کہ وقت پر مدینہ نہیں پہنچ سکتے ہوں گے۔

❁... ایک واقفۂ نو نے سوال کیا کہ خواتین اذان کیوں نہیں دیتیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیونکہ اذان ان لوگوں کو بلانے کے لئے دی جاتی ہے جو نماز والے کمرے سے دور ہوتے ہیں۔ چونکہ خواتین چھوٹے گروہوں میں نماز پڑھتی ہیں اس لئے انہیں اذان دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس لئے اذان مرد ہی دیتے ہیں کیونکہ ان کا مقصد ہوتا ہے کہ دور رہنے والے افراد کو بھی بلایا جائے۔

❁... ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا خواتین تکبیر کہہ سکتی ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیوں نہیں، جب صرف خواتین نماز پڑھ رہی ہوں تو تکبیر کہہ سکتی ہیں۔

❁... **اس سوال کے جواب میں کہ شوال کے روزے کب رکھے جائیں؟** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: شوال کا مہینہ رمضان کے بعد آتا ہے۔ اس لئے شوال کے چھ روزے ضرور رکھنے چاہئیں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ عید کے فوری بعد ہی رکھے جائیں، یہ شوال کے مہینہ میں کسی بھی دن رکھے جا سکتے ہیں۔ اور رمضان کے چُھوٹے ہوئے روزے سال کے کسی حصہ میں پورے کئے جائیں۔

واقفات نو بچیوں کی یہ کلاس ایک بج کر 25 منٹ تک جاری رہی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملیز اور انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج سپین کی جماعت ویلنسیا کی چھ فیملیز اور چھ احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت پائی۔ مجموعی طور پر 34 افراد نے شرف ملاقات پایا۔ سپین کے علاوہ ناروے سے آنے والی ایک فیملی اور پرتگال کے ایک دوست نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔

ان ملاقات کرنے والی سبھی فیملیز اور احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بج کر 20 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

سوا چھ بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور رہائشی علاقہ کے اردگرد کے علاقہ میں پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ قریباً سات بجے واپس تشریف لائے۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ سپین کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق آٹھ بجے مسجد بیت الرحمن کے لئے روانگی ہوئی۔ آٹھ بج کر دس منٹ پر ''نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ سپین'' کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جنرل سیکرٹری صاحبہ سے سپین لجنہ کی تجنید، مجالس اور حلقہ جات کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ نیز فرمایا کہ Mallorca کی لجنہ کس مجلس میں شامل ہے؟

اس پر جنرل سیکرٹری صاحبہ نے بتایا کہ یہاں سپین میں لجنہ کی مجموعی تجنید 127 ہے اور ہماری چار بڑی مجالس ہیں: میڈرڈ، بارسلونا، پیدرو آباد اور ویلنسیا۔ اور باقی جو دوسری مختلف جگہوں پر کم تعداد میں لجنہ موجود ہے وہ سب کسی نہ کسی بڑی مجلس کے ساتھ شامل ہے۔

❁... نومبائعات کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ ان کے لئے کوئی نصاب تیار کریں۔ باقاعدہ نصاب ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ نومبائعین کی تربیت کے لئے بہت کوشش کی ضرورت ہے تاکہ یہ اسلام کی بنیادی تعلیمات جان جائیں۔ ان کو نماز کی طرف توجہ دلائیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دلائیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے مطالعہ کی طرف بھی توجہ دلائی جائے۔ نبوّت کا تصوّر واضح ہو۔ ان کو اپنے تبلیغی پروگراموں کا بھی حصہ بنائیں اور اپنے ساتھ کاموں پر لگائیں تاکہ ان کو جماعتی روایات کا علم ہو اور ان کی پرانی عادات و اطوار ختم ہوں اور یہ نئے طور طریق اور نئی باتیں اپنائیں اور جماعت کا ایک مضبوط اور فعال حصہ بنائیں۔

اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ ماہانہ نیوز لیٹرز حسبِ سابق جاری رہنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ لجنات تک یہ لیٹر پہنچنا چاہئے۔

سیکرٹری تجنید سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ کی تجنید کے متعلق دریافت فرمایا۔ جس پر سیکرٹری تجنید نے بتایا کہ ہماری تجنید 127 ہے۔ اور ہمارا سبھی سے رابطہ قائم ہے۔

سیکرٹری تربیت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کیا لجنہ کی تربیت کیلئے کوئی نصاب تیار کیا گیا ہے؟ نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ صدر صاحبہ لجنہ کو چاہئے کہ وہ باقاعدگی کے ساتھ نیشنل عاملہ کی ہر ممبر کی تربیت کی نگرانی بھی کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ بھی دریافت فرمایا کہ لجنہ اماء اللہ میں سے کتنے فیصد لجنات تربیتی کلاسز میں شامل ہوتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ تربیتی کلاسز کی حاضری میں اضافہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اس کے لئے عہدیداران کو نرمی کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔ میٹنگز یا کلاسوں کیلئے بلاتے وقت کسی قسم کی کوئی سختی نہیں ہونی چاہئے۔ لوگوں کے گھروں میں جا کر نرمی کے ساتھ انہیں بتائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ماؤں سے بھی پوچھنا چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کیلئے کیا کر رہی ہیں؟ کیا وہ اپنے بچوں کو قرآن کریم سکھا رہی ہیں؟ کیا وہ اپنے بچوں کو ایم ٹی اے کے پروگرامز دکھاتی ہیں؟ حضور انور نے فرمایا کہ یہ بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے بہت ضروری ہے۔ اس طرف توجہ دیں۔

سیکرٹری شعبہ تعلیم کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تعلیم کے نصاب میں اس وقت قرآن کریم کی کونسی سورۃ شامل کی گئی ہے؟ نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کیا یہ نصاب ہر لجنہ تک پہنچتا ہے؟ اور سال میں اس نصاب کے کتنے امتحانات ہوتے ہیں؟ اور ممبرانِ عاملہ میں سے کتنی ایسی ہیں جو اس امتحان میں شامل ہوتی ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ نیشنل عاملہ کی ہر ممبر کو ان امتحانات میں شامل ہونا چاہئے۔ اگر کوئی ممبر نہیں شامل ہوتی تو مرکز کو اس کی رپورٹ کریں۔ اور یہ کوشش ہونی چاہئے کہ تمام ممبرات امتحان میں شامل ہوں۔

سیکرٹری شعبہ مال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کیا ساری لجنات چندہ ادا کرتی ہیں؟ جس پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ 120 لجنات چندہ ادا کرتی ہیں۔ اور جو ابھی شامل نہیں ہوئیں ان کو توجہ دلائی جاتی ہے۔

سیکرٹری شعبہ تبلیغ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کی بیعتوں کا ٹارگٹ کم ہے۔ کم از کم نیشنل عاملہ کی ممبران کی تعداد کے برابر آپ کا ٹارگٹ ہونا چاہئے۔ اور پھر اس کے حصول کے لئے کوشش بھی ہونی چاہئے۔

سیکرٹری خدمت خلق کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ خدمتِ خلق کے تحت جمع ہونے والا چندہ افریقہ بھجوایا جاسکتا ہے۔ نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سڑکوں پر مانگنے والوں کو دینے کی بجائے ہمیں جماعتی طور پر چندہ جمع کرنے میں بہتری پیدا کرنی چاہئے۔

سیکرٹری صنعت و تجارت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ صنعت و تجارت کے شعبہ میں بہتری لانی چاہئے۔ بالخصوص ایسی لجنات کے ذریعہ جن کے پاس آمدنی کے کوئی ذرائع نہیں ہیں وہ سہولت سے بعض کام کر کے آمدنی پیدا کرسکتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعات کے مواقع پر handicrafts وغیرہ کی نمائش لگائے جانے کے بارہ میں رہنمائی فرمائی۔

سیکرٹری صحت جسمانی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کتنی لجنات ایسی ہیں جو روزانہ ورزش کرتی ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس شعبہ کو بھی بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔

سیکرٹری اشاعت سے ضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ لجنہ اماء اللہ کا میگزین 'النصرت' کتنے عرصہ بعد شائع ہوتا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ خطبات جمعہ میں سے منتخب حصوں کو اس میگزین میں شائع کیا کریں۔ جس پر سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ یہ میگزین سہ ماہی ہے۔

سیکرٹری ناصرات سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سپین میں موجود کل ناصرات کی تعداد دریافت فرمائی۔ نیز دریافت فرمایا کہ ان میں کتنی ہیں جو روزانہ تلاوت کرتی ہیں؟ ناصرات کا چندہ کتنا ہے؟ جس پر سیکرٹری صاحبہ ناصرات نے بتایا کہ 18 ناصرات روزانہ تلاوت کرتی ہیں اور ان کا سالانہ چندہ 280 یوروز ہے۔

حضور انور نے توجہ دلائی کہ ناصرات کو روزانہ تلاوت قرآن کریم کرنے کی عادت ڈالیں۔

❁ ... سیکرٹری تربیت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوال کیا کہ چہرہ کے پردہ کی کیا اہمیت ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ قرآن کریم کے مطابق جسم اور بالوں کا پردہ فرض ہے۔ چہرہ کا ایک مخصوص حصہ پردے میں شامل ہے۔ ماتھے کا اوپر کا حصہ اور ٹھوڑی کا حصہ ڈھکا ہوا ہونا چاہئے بشرطیکہ عورت نے میک اَپ نہ کیا ہو۔ ورنہ اسے اپنا چہرہ بھی ڈھانپنا ہوگا۔

❁ ... سیکرٹری نومبائع نے سوال کیا کہ عرب لوگوں کو تبلیغ کرنے کیلئے کیا طریق اختیار کئے جاسکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس کیلئے دو باتیں ہیں: اوّل یہ کہ عرب نومبائعات کی تربیت کا خاص خیال رکھا جائے۔ دوم: جب یہ نومبائعات تیار ہو جائیں تو وہ اپنے اپنے دائرہ میں اپنے حلقہ میں احمدیت کا پیغام پہنچائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ باقاعدگی کے ساتھ سیمینارز کا بھی انعقاد کرنا چاہئے۔

❁ ... سیکرٹری تربیت نے پوچھا کہ ایسی لجنات جو مسلسل جماعتی پروگراموں میں شامل نہیں ہوتیں ان کا کیا کرنا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کا فرض ہے کہ ان کو باقاعدگی کے ساتھ پروگراموں کی اطلاع دیتی رہیں۔ ان کو مسلسل نصیحت کرتی رہیں۔ قرآن کریم نے یہی طریق بتلایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ نہ آنے والیوں میں سے پچاس فیصد تو ایسی ہوتی ہیں جن کے دلوں میں عہدیداران کے متعلق کوئی نہ کوئی بات ہوتی ہے۔ اس لئے ان کے ساتھ ہمیشہ نرمی کا سلوک کرنا چاہئے۔ عہدیداران کو چاہئے کہ وہ ان کے ساتھ نرم رویہ رکھیں اور ان کو نظام کے قریب لانے کی کوشش کرتی رہیں۔

❁ ... سیکرٹری مال نے سوال کیا کہ ایسی ممبرات جو چندہ ادا نہیں کرتیں کیا وہ ووٹ دے سکتی ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ چندہ عام خواتین کیلئے ضروری نہیں ہے۔ لیکن چندہ وصیت اور چندہ اجتماع ضروری ہیں۔ اس لئے ایسی خواتین کے متعلق مرکز سے باقاعدہ اجازت حاصل کرنی چاہئے کہ کیا وہ ووٹ دے سکتی ہیں؟

❁ ... صدر صاحبہ لجنہ نے پوچھا کہ کیا وہ میڈرڈ جماعت کی صدر صاحبہ کو نیشنل عاملہ کی میٹنگ میں شامل کرسکتی ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ملک کی مرکزی جماعت کی صدر نیشنل عاملہ کی میٹنگ میں شامل ہوسکتی ہے۔ (یعنی سپین میں اگر جماعت کا مرکز پیدرو آباد میں ہے تو پیدرو آباد جماعت کی صدر کو نیشنل عاملہ کی میٹنگ میں شامل کیا جاسکتا ہے۔) ورنہ وہ نیشنل عاملہ کی میٹنگ میں شامل نہیں ہوسکتیں جب تک کہ وہ نیشنل عاملہ کی ممبر نہ ہوں۔

❁ ... صدر صاحبہ لجنہ نے ایک افریقن عورت کے متعلق پوچھا کہ وہ بعض معاملات کی وجہ سے جیل میں ہیں۔ کیا ان سے چندہ لیا جاسکتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ افریقنوں کی تربیت کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کی مدد کرنی چاہئے۔ اگر وہ چندہ دینا چاہتی ہیں تو ان سے چندہ لے لیا جائے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ محنت کریں تو آپ کی جماعت ایک ماڈل جماعت بن سکتی ہے۔ آپ کو اس بات سے بھی فائدہ اُٹھانا چاہئے کہ آپ کی عاملہ کی ممبران پورے سپین میں پھیلی ہوئی ہیں۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ سپین کی یہ میٹنگ آٹھ بج کر 50 منٹ پر اختتام کو پہنچی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد سے ملحقہ پلاٹ میں تشریف لے گئے۔ یہ پلاٹ بھی جماعت نے خریدا ہوا ہے۔ یہاں ایک گھر بھی بنا ہوا ہے جہاں اس وقت مبلغ سلسلہ کی رہائش ہے۔

اس پلاٹ کے کھلے احاطہ میں ایک مارکی لگا کر لنگر خانہ قائم کیا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا اور منتظمین سے آج شام کے لئے تیار کئے گئے کھانے کے بارے میں دریافت فرمایا۔ منتظمین نے بتایا کہ آلو گوشت کا سالن تیار کیا گیا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت سالن کا معیار دیکھا اور فرمایا کہ اچھا پکا ہوا ہے۔

معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لے آئے اور نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

یکم اپریل 2013ء بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر 45 منٹ پر مسجد بیت الرحمن میں تشریف لے جا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی ڈاک خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمن تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

سوا چھ بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور انور نے اپنی رہائشگاہ کے اردگرد کے علاقہ میں مختلف راستوں پر بھی سیر کی اور ساڑھے سات بجے واپس تشریف لائے۔

سیر سے واپس آتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت ممبران قافلہ کے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے آئے اور ازراہ شفقت ممبران سے گفتگو فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر ایڈیشنل وکیل التبشیر اور ایڈیشنل وکیل المال صاحب نے باری باری اپنی ڈاک پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں قیام کے دوران رپورٹ ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

مکرم عمیر علیم صاحب انچارج شعبہ مخزن تصاویر (لندن) نے سپین میں نئی تعمیر ہونے والی مسجد ''مسجد بیت الرحمن'' کی مختلف تصاویر Laptop پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیں۔ یہ تصاویر بڑی محنت کے ساتھ مختلف مقامات پر جا کر مختلف زاویوں سے تیار کی گئی تھیں۔ حضور انور نے باری باری تمام تصاویر ملاحظہ فرمائیں اور اظہار خوشنودی فرمایا اور مزید ہدایات بھی دیں۔

ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

بعد ازاں پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے لئے مسجد بیت الرحمن تشریف لے گئے۔ حضور انور کچھ دیر مینار کے قریب کھڑے رہے اور جماعت کے آرکیٹیکٹ سے مینار کے حوالہ سے گفتگو فرمائی اور مزید ہدایات دیں۔

بعد ازاں حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر واپس تشریف لے آئے۔

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS SIGN OF PURITY
Since 1948

رمضان المبارک کی آمد

(سید آفتاب احمد۔ استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

شمسی اور قمری مہینوں میں حالات الگ الگ ہوتے ہیں۔ شمسی مہینوں میں موسم یکساں رہتے ہیں۔ مثلا دسمبر اور جنوری میں سردی ہوتی ہے تو مئی جون میں شدت سے گرمی ہوتی ہے۔ مگر قمری مہینوں کا معاملہ الگ ہوتا ہے۔ اس کے لگ بھگ 355 ایام ہوتے ہیں اور اس کے مہینے کسی مقررہ موسم میں محدود نہیں رہتے بلکہ یہ سالوں بھر کا چکر لگا کر ہر موسم کو باری باری کور کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ نے اگر شمسی وقتوں کے لحاظ سے نماز کی عبادت کو مقرر کیا ہے تو قمری مہینوں میں سے ایک مہینہ ''رمضان'' کو روزہ کی عبادت کے لیے چنا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہر موسم سے روزہ کے تقاضے پورے کرنے کا موقع پائیں۔

آنحضرت ﷺ نے اس مبارک مہینہ کی آمد سے قبل شعبان مہینہ میں جو ارشاد فرمایا وہ البیھقی سے منقول ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے:

''حضرت سلمان فارسی سے روایت ہے کہ ماہ شعبان کے آخری دن حضرت رسول کریم ﷺ نے ہم سے خطاب فرمایا جس میں آپ نے فرمایا: اے دوستو! تم پر ایک قابل عظمت و برکت مہینہ چڑھ رہا ہے۔ اس مبارک ماہ میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس ماہ کے روزے اللہ تعالیٰ نے بطور فرض کے مقرر کیے ہیں۔ اس کی راتوں میں کھڑا ہونا (تراویح اور تہجد کی نماز مراد ہے) نفل عبادت ثواب ہے۔ جو شخص بھی اس ماہ میں اللہ کی رضا اور قرب کے حصول کے لیے نیکی کی کوئی خصلت بھی اختیار کریگا تو اس کو دوسرے فرائض کے برابر ثواب ملے گا اور اس مہینہ میں فرض ادا کرنے کا ثواب دوسرے وقت کے ستر فرضوں کے برابر ملے گا۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ یہ ہمدردی کا ماہ ہے اور یہی وہ ماہ ہے جسمیں مومن بندوں کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ جس کسی نے اس ماہ میں کسی روزہ دار کی افطاری کرائی تو اس کے لیے گناہوں سے مغفرت اور دوزخ کی آگ سے آزادی ہوگی اور اسکو روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا اور اس روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ حضور انور ﷺ سے عرض کیا گیا کہ ہم میں سے ہر ایک شخص کو افطار کرانے کی سہولت نہیں ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ثواب اس شخص کو بھی ملے گا جو صرف تھوڑے سے دودھ لسی یا پانی کے گھونٹ پر کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے گا۔ اور جو کسی روزہ دار کو سیر کر کے کھانا کھلا دے اسکو خدا تعالیٰ میرے حوض سے ایسا سیراب کرے گا جس کے بعد اسکو کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی۔ یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائے گا۔ اس ماہ مبارک کا ابتدائی حصہ تو رحمت ہے اور درمیانی حصہ باعث مغفرت ہے اور آخری دوزخ کی آگ سے آزادی ہے۔ جو آدمی اس مہینہ میں اپنے نوکروں اور مزدوروں کے کام میں تخفیف یعنی کمی کرے گا اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت کے سامان کرے گا اور اسکو آتش جہنم سے آزادی دے گا۔''

(منقول از الفرقان دسمبر 1944)

روزوں کے اس ماہ میں روحانی اور جسمانی دونوں طرح جدوجہد کرنی پڑتی ہے کم کھانا، کم بولنا اور کم سونا یہ تصوف کا اصول ہے۔ (کم خوردن، کم گفتن، کم خفتن)

روزوں کے فوائد میں سے ایک عظیم فائدہ یہ بھی ہے کہ ''اس سے انسان خدا تعالیٰ سے مشابہت اختیار کرلیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ نیند سے پاک ہے۔ انسان ایسا تو نہیں کرسکتا کہ وہ اپنی نیند کو بالکل چھوڑ دے مگر وہ اپنی نیند کے ایک حصہ کو روزوں میں خدا تعالیٰ کے لیے قربان ضرور کرتا ہے۔ سحری کھانے کے لیے اُٹھتا ہے، تہجد پڑھتا ہے، عورتیں جو روزہ نہ بھی رکھیں وہ سحری کے انتظام کے لیے جاگتی ہیں۔ کچھ وقت دعاوں میں اور کچھ نماز میں صرف کرنا پڑتا ہے اور اس طرح رات کا بہت کم حصہ سونے کے لیے باقی رہ جاتا ہے اور کام کرنے والوں کے لیے تو گرمی کے موسم میں دو تین گھنٹے ہی نیند کے لیے باقی رہ جاتے ہیں۔ اس طرح انسان کو اللہ تعالیٰ سے ایک مشابہت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے پاک ہے، انسان کھانا پینا بالکل تو نہیں چھوڑ سکتا مگر پھر بھی رمضان میں اللہ تعالیٰ سے وہ ایک قسم کی مشابہت ضرور پیدا کرلیتا ہے۔ پھر جس طرح اللہ تعالیٰ سے خیر ہی خیر ظاہر ہوتی ہے اسی طرح انسان کو بھی روزوں میں خاص طور پر نیکیاں کرنے کا حکم ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص غیبت، چغلخوری اور بدگوئی وغیرہ بری باتوں سے پرہیز نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں ہوتا۔ گویا مومن بھی کوشش کرتا ہے کہ اس سے خیر ہی خیر ظاہر ہو۔ اور وہ غیبت اور لڑائی جھگڑے سے بچتا رہے۔ اس طرح وہ اس حد تک خدا تعالیٰ سے مشابہت پیدا کرلیتا ہے جس حد تک ہوسکتی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ہر چیز اپنی مثل کی طرف دوڑتی ہے۔ فارسی میں ضرب المثل ہے کہ ''کند ہم جنس با ہم جنس پرواز'' پس روزہ کا ایک روحانی فائدہ یہ ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے اعلیٰ درجہ کا اتصال ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ خود اس کا محافظ بن جاتا ہے''

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 378_379)

رمضان کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ سے مشابہت پیدا ہونا بھی صبغۃ اللہ (البقرہ آیت 139) کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پھر سیر فی اللہ اور سلوک کے منازل بھی طے ہوتے ہیں۔ چنانچہ جونہی بندہ کی خدا تعالیٰ سے مشابہت پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی بے شمار صفات کا تصور بھی ہوتا ہے۔ مگر ان غیر محدود صفات کو سمجھنے کی طاقت اس محدود ذہن میں بھلا کہاں سے آسکتی ہے البتہ اس (باری تعالیٰ) نے ازراہ احسان ہمیں امہات الصفات کی تعلیم دی۔ اللہ تعالیٰ سے مشابہت کی بات ہوئی ہے تو لازمی طور پر سورہ فاتحہ میں مذکور چار امہات الصفات کا مفہوم سمجھ میں آتا ہے اور ان صفات کو اپنے اندر داخل کرنے کے لطیف مضمون کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ نے یوں بیان فرمایا ہے:

''ان چاروں صفات میں اور جس ترتیب سے وہ بیان ہوئی ہیں سلوک کا ایک اعلیٰ نکتہ بیان کیا گیا ہے۔ جب ہم اس امر کو دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا مقام اعلیٰ ہے اور بندہ کا ادنیٰ تو یہ امر ہمارے لیے واضح ہو جاتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ بندہ کی طرف متوجہ ہوگا تو اوپر سے نیچے کی طرف آئے گا۔ لیکن جب بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرے گا تو نیچے سے اوپر کی طرف جائے گا۔ اس نکتہ کو سمجھ لینے کے بعد ان صفات کو دیکھ کر جو سورۃ فاتحہ میں بیان ہوئی ہیں ہم سمجھ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی طرف (1) رب العلمین (2) رحمن (3) رحیم (4) ملک یوم الدین کی صفات سے درجہ بدرجہ تنزل کرتا ہے۔ یعنی جب وہ اپنے بندہ پر ظاہر ہونے لگتا ہے تو پہلے رب العلمین کی صفت کا ظہور ہوتا ہے یعنی وہ ایسے ماحول تیار کرتا ہے جن میں اس کے منظور اور محبوب بندہ کی صحیح نشونما ہو سکے۔ پھر وہ ان سامانوں کو اپنے بندہ کے ہاتھ میں دیتا ہے جن سے وہ روحانی ترقی کرسکے۔ پھر بندہ جب ان سامانوں سے فائدہ اُٹھاتا ہے تو اس کے اعلیٰ سے اعلیٰ نتائج پیدا کرتا ہے اور انعامات کے ایک لمبے سلسلہ کے بعد بندہ کی جدوجہد کا آخری نتیجہ نکالتا ہے۔ یعنی اسے دنیا پر غالب کر دیتا ہے۔ اور اپنی مالکیت کی صفت اس کے لیے ظاہر کر کے اسے دنیا پر غلبہ دے دیتا ہے۔ اس کے برخلاف جب بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرتا ہے تو اسے پہلے مالک کی صفت کا مظہر ہونا پڑتا ہے یعنی وہ انصاف اور عدل کو دنیا میں جاری کرتا ہے مگر اس کے انصاف کے ساتھ رحم کی ملونی ہوتی ہے اور عفو کا پہلو غالب ہوتا ہے۔ جس کے معنے ایصال شر سے اجتناب کے ہیں۔ جب بندہ اور ترقی کرتا ہے تو رحیمیت کی صفت کا مظہر ہو جاتا ہے۔ یعنی جو لوگ اس کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں وہ نہ صرف یہ کہ ان کے کاموں کی قدردانی کرتا ہے بلکہ ان کے حق سے زیادہ ان پر انعام کرتا ہے۔ یعنی ایصال خیر کی عادت اس میں پائی جاتی ہے جسے احسان کہتے ہیں۔ پھر اس کے اوپر انسان ترقی کرتا ہے اور رحمانیت کی صفت کا ظہور اس کے ذریعہ سے ہونا شروع ہوتا ہے اور وہ اپنے پرائے سب سے نیک سلوک کرنا شروع کرتا ہے۔ اور اس کا دل وسیع ہو جاتا ہے۔ اور وہ رحمانیت کا مظہر بن جاتا ہے۔ کافر و مومن سب کی محبت اس کے دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اور خواہ کسی نے اس سے حسن سلوک کیا ہو یا نہ کیا ہو اس کی خواہش ہوتی ہے کہ سب سے نیک سلوک کرے۔ اسے ایتاء ذی القربیٰ کی حالت کہتے ہیں۔ یعنی جس طرح ماں اپنے بچے کی خدمت اطاعت کا خیال کیے بغیر یا کسی بدلہ کی اُمید کیے بغیر کرتی ہے یہ شخص بنی نوع انسان کا خیرخواہ ہو جاتا ہے۔ پھر اس مقام سے ترقی کر کے انسان رب العلمین کا مظہر ہو جاتا ہے یعنی اس کی نظر فرد سے اُٹھ کر نظام تک جا پہنچتی ہے اور وہ اپنے آپ کو دنیا کا نگران اور داروغہ سمجھ لیتا ہے اور دنیا کی اصلاح کی طرف بحیثیت مجموعی توجہ کرتا ہے اور سوسائٹی کی حالت کو بدل ڈالتا ہے۔ یہ صعود اور ہبوط کی راہیں جو ان صفات میں بیان کی گئی ہیں، سلوک کے اعلیٰ گر اپنے اندر مخفی رکھتی ہیں اور سالکوں کے لیے عظیم الشان رحمت ہیں''

(تفسیر کبیر جلد اول ص 27)

(منازل سلوک حاصل کرنے کی زیادہ تفصیل کتاب ''ہستی باری تعالیٰ ملاحظہ ہوں)

اس ماہ مبارک کی ایک خصوصیت یہ بھی آنحضور ﷺ نے بیان فرمائی ہے **وَصُفِّدَتِ الشَّيٰطِيْنُ** یعنی اس ماہ میں شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ یہ امر تو یقینا سیر فی اللہ کرنے والوں کے لیے موسم بہار ہے مگر یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ مقام سارے بندوں کے لیے عام ہے۔ اس باریکی کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ نے ایک لطیف مضمون یوں بیان فرمایا ہے:

''آنحضور ﷺ نے جب یہ فرمایا **اذا دخل شهر رمضان** (سنن نسائی باب فضل شہر رمضان) کہ جب شہر رمضان داخل ہو جاتا ہے تو اس سے یہ مراد نہیں کہ بالعموم ساری دنیا پر برکتیں نازل ہوتی ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ رمضان کا مہینہ وہاں وہاں

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

برکتیں لے کر آتا ہے جہاں جہاں وہ داخل ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ انتہائی فصیح و بلیغ انسان تھے آپ کی زبان مبارک میں ایسی فصاحت و بلاغت تھی کہ کتاب اللہ کے بعد کبھی کسی انسان نے کسی دوسرے انسان سے ایسی فصاحت و بلاغت نہیں دیکھی۔ چنانچہ اس حدیث کے آغاز ہی میں آنحضور ﷺ نے اس کو سمجھنے کی چابی رکھ دی۔ آپ نے فرمایا اذا دخل شہر رمضان کہ جب جب اور جہاں جہاں یہ کیفیات پیدا کریگا اور مراد یہ ہے کہ رمضان جب اپنی پوری شرائط کے ساتھ کہیں داخل ہوگا تو انسان کے لیے برکتوں کا موجب بنے گا۔ ورنہ عملا رمضان کوئی ایسی چیز تو نہیں ہے جو شہروں میں داخل ہو جائے یا ملکوں میں داخل ہو جائے یہ تو انسان کے وجود میں داخل ہوتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ جس انسان کے وجود میں رمضان کا مہینہ داخل ہو جائے گا اس کے جہان میں نیک تبدیلیاں پیدا ہو جائیں گی۔ اس کے زمین و آسمان میں تبدیلیاں پیدا ہو جائیں گی۔ یعنی جہاں تک انسان کا تعلق ہے وہ انسان جو اپنے آپ کو رمضان کے تابع کر دے تو گویا رمضان المبارک ان ساری برکتوں کے ساتھ اس انسان میں داخل ہو گیا۔ اس طرح ایسے انسان کے جہان میں جو بھی جنت کے دروازے ہیں وہ سارے کھل جائیں گے اور جہنم کے جتنے دروازے ہیں وہ بند کر دئے جائیں گے۔ یعنی اللہ کی رحمت کے دروازے اس پر کھولے جائیں گے اور اس کا شیطان زنجیروں میں جکڑا جائے گا۔ یہ ہے اس حدیث کا اصل مفہوم۔ چنانچہ اس پہلو سے جب ہم مزید غور کرتے ہیں تو یہ جاننا مشکل نہیں رہتا کہ وہ دروازے کون سے ہیں"

(خطبات طاہر جلد دوم ص 332)

چمن روحانیت کے موسم بہار میں اللہ تعالیٰ کے بندے سیر فی اللہ کی آسانی کو سمجھتے ہوئے روحانی جدو جہد کرتے ہیں اور رویت الٰہی کے لیے پرواز کرنے لگ جاتے ہیں۔ اس مضمون کا فلسفہ حضرت مصلح موعودؓ نے یوں بیان فرمایا ہے:

"انسان کے لیے حکم ہے وہ اخلاق الٰہیہ اپنے اندر پیدا کرے جیسا کہ فرمایا تخلقو ا باخلاق اللہ اور روزہ رکھنے سے ایک رنگ میں مشابہت پیدا ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کھانے پینے سے کلی طور پر منزہ ہے لیکن انسان چونکہ کلی طور پر کھانا پینا ترک نہیں کر سکتا اس لیے روزہ سے اسے اس حد تک اللہ تعالیٰ سے مشابہت پیدا کرنے کا موقعہ دیا گیا ہے جس حد تک اس کے لیے ممکن ہے گویا ان دنوں میں انسان ایک رنگ میں ملائکہ سے مشابہ ہوتا ہے جو مادی غذاؤں سے پاک ہیں اور ایک رنگ میں خدا تعالیٰ سے جو کھانے پینے سے بکلی پاک ہے مشابہ ہیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ روحانی وجود بھی غذا کے ایسے ہی محتاج ہوتے ہیں جیسے جسمانی۔ کیونکہ اگر وہاں غذا ضروری نہ ہوتی تو جنت میں غذاؤں کا ذکر کیوں آتا جہاں صرف روحیں ہی جائیں گی۔ ملائکہ بھی غذا کھاتے ہیں مگر اور قسم کی .... اور تمام مادی اور روحانی اشیا کے لیے خوراک ضروری ہے لیکن دونوں کی غذا میں فرق ہے۔ غذا سے بالکل پاک اللہ تعالیٰ کی ذات ہے باقی چیزیں مثلا فرشتے، آسمان، زمین، زندے، مردے، سب غذاؤں کے محتاج ہیں لیکن ہر ایک کی غذا الگ الگ ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جو غذا کی محتاج نہیں کیونکہ اسے فنا نہیں۔ ہر فنا ہونے کے لیے بدل ما یتحلل ضروری ہے۔ تو روزوں کے دنوں میں غذا سے ایک حد تک اجتناب اللہ تعالیٰ سے مشابہت پیدا کر دیتا ہے۔ غذا کم ہونے سے انسان کی روحانی بصیرت تیز ہوتی ہے۔ روحانی وجودوں کی غذائیں چونکہ لطیف تر ہوتی ہیں اس لیے وہ رویت الٰہی کر سکتے ہیں۔"

(الفضل 7 فروری 1930 منقول از رسالہ تعلیم الدین اکتوبر 1937 ص 27_28)

دعاؤں کی عادت ڈالیں اور یہی روح اپنی اولاد میں بھی پیدا کریں۔

(ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ میں تشریف آوری پر پہلا حکم

عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ ﷺ اِنْجَفَلَ النَّاسُ عَلَیْہِ فَکُنْتُ فِیْمَنْ اِنْجَفَلَ فَلَمَّا تَبَیَّنْتُ وَجْہَہٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْہَہٗ لَیْسَ بِوَجْہِ کَذَّابٍ فَکَانَ اَوَّلُ شَیْءٍ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَ اَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَ صِلُوا الْاَرْحَامَ وَ صَلُّوْا وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 451 مطبوعہ بیروت)

حضرت عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں قدم رنجہ فرمایا تو لوگ اژدھام کر کے آپ کے اردگرد جمع ہو گئے۔ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جو دوڑ دوڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ جب آپ کا چہرہ مجھ پر خوب روشن ہو گیا تو میں نے جان لیا کہ یہ منہ جھوٹے کا منہ نہیں ہے اور سب سے پہلی بات جو میں نے آپ کو کہتے ہوئے سنا وہ یہ تھی کہ **سلام کو رواج دو، کھانا کھلایا کرو اور صلہ رحمی کیا کرو اور اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔**

حاصل مطالعہ

محمد کلیم خان صاحب۔ مبلغ انچارج بنگلور

روزہ وقت پر کھول لینا چاہیئے۔ ایک مسئلہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ فرمودہ 16 نومبر 2001ء میں فرماتے ہیں:

"جب افطاری کا وقت ہو جائے اس وقت روزہ کھول لینا چاہیئے لیکن بعض دفعہ بادل آئے ہوئے ہوتے ہیں اور غلطی سے پتہ نہیں لگتا اور بعد میں سورج نکل آتا ہے تو اس کے متعلق مسئلہ یہ ہے کہ حقیقت میں ان کا روزہ ٹوٹا نہیں انہوں نے خدا کے رسول ﷺ کی اس ہدایت کے تابع جلدی کی جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ اس لیے ہرگز ان کا روزہ نہیں ٹوٹا جب سورج نکل آئے تو اس وقت ہاتھ روک لیں اور جب افطاری کا وقت ہو جائے تو پھر دوبارہ کھانا شروع کر دیں۔" (ہفت روزہ بدر 12 اکتوبر 2004ء صفحہ 5)

ٹوتھ پیسٹ اور روزہ :

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اسی خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:

ایک روزہ دار کی عادت حضرت عائشہ صدیقہؓ کے مطابق یہ ہے کہ روزہ دار کی بہترین عادت میں مسواک کرنا ہے پس مسواک کرنا صبح شام یا آج کل کے طریق پر برش اور کسی پیسٹ سے دانت صاف کرنا سنت ہے سنت رسول ہے اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ (ہفت روزہ بدر 12 اکتوبر 2004ء صفحہ 5)

علم طب اور روزہ رکھنے کی عمر کا یقین:

حضرت مصلح موعودؓ نے 7 فروری 1921ء کو سورۃ النور کا درس دیتے ہوئے فرمایا:

"امام اور پیشوا کے لیے طب کا جاننا ضروری ہوتا ہے تا کہ وہ کسی کو کوئی ایسی بات نہ بتا دے جس سے اُس کے جسم کو نقصان پہنچ جائے اور چونکہ روح کا جسم کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے اس لیے روح پر بھی اس کا اثر پڑے گا۔"

(درس القرآن صفحہ 46 منقول رسالہ تعلیم الدین جولائی اگست 1936ء صفحہ 24, 23)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
نسخہ سرمہ نورو کاجل اور حبّ اٹھرہ وزد جام عشق کیلئے رابطہ کریں

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji
Ph.: 08479-240269, 09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES & AUTO ELECTRICALS
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Battery Re-build & all Vehicles Automobiles, Electrical Job work undertaken
Opp. S.B.H., B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Dt. Yadgir, Karnataka

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹوٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

جماعتی خبریں

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شیرلہ ساونت واڑی : مکرم شیخ اسحاق احمد صاحب زونل امیر ممبئی زون کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انعقاد کیا گیا۔ جلسہ کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا بعدازاں ایک نعت پیش کی گئی بعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ کے حوالے سے مختلف تقاریر ہوئیں صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا۔ اس موقعہ پر شاملین جلسہ کے لئے رات کے کھانے کا بھی انتظام کیا گیا۔

(فضل احمد سارکی مبلغ سلسلہ)

املہ پورم: 12 مارچ اردو بھون میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تین تقاریر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے حوالہ سے ہوئیں صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا (شیخ سالار احمد معلم سلسلہ)

اسی طرح ہماچل اور پنجاب کی جماعتوں میں صافو والا، ناندل، ہتھو، کرم گڑھ، لون، ملکپور، لکھن ماجرا، ڈومرخان موگا میں بھی جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انعقاد عمل میں آیا۔

جلسہ ہائے یوم خلافت جماعت ہائے احمدیہ بھارت

رشی نگر: 27 مئی بعد نماز ظہر وعصر جلسہ یوم خلافت زیر صدارت محترم امیر صاحب مقامی زون شوپیان پلوامہ مسجد رشی نگر میں تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ کے ساتھ شروع ہوا۔ محترم امیر صاحب نے عہد وفائے خلافت دہرایا۔ اس جلسہ میں تین تقاریر ہوئیں۔ ان تقاریر کے دوران محترم طاہر احمد گنائی اور محترم مبارک احمد صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ اس جلسہ میں اطفال و ناصرات کے درمیان کوئز پروگرام بھی کروایا گیا اور اطفال و ناصرات کے درمیان انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ کی کاروائی کا اختتام ہوا۔

(محمد مقبول حامد خادم سلسلہ)

سیتاپور: بروز پیر 27 مئی جلسہ یوم خلافت احمدیہ مشن ہاوس سیتا پور میں منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں پانچ جماعتوں سے افراد جماعت اور معلمین کرام شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد تقاریر ہوئیں اور دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ (مظہر احمد مبلغ سلسلہ)

حیدرآباد: الحمدللہ بروز پیر مسجد الحمد مومن منزل میں جماعت احمدیہ حیدرآباد کے زیر اہتمام زیر صدارت محترم سیٹھ سہیل صاحب زونل امیر جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ شام ساڑھے پانچ بجے جلسہ کا پہلا سیشن مکرم سید ظفر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ شام چھ بج کر دس منٹ پر دوسرا سیشن تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ اس جلسہ میں مکرم سید عادل احمد صاحب، مکرم مولوی طیب احمد خاں صاحب، مکرم مولوی مصلح الدین سعدی صاحب مبلغ سلسلہ نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سید ابوالحسن سلیم سیکرٹری اصلاح ارشاد حیدرآباد)

اُدے پور کٹیا: 27 مئی کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم ابن خان صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم پرویز احمد صاحب نے کی اس کے بعد خدام و اطفال نے نظمیں و تقاریر پیش کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ (بشارت احمد امروہی مبلغ سلسلہ)

انڈیمان: 27 مئی بعد نماز مغرب عشا احمدیہ مسجد انڈیمان میں جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم سلطان احمد صاحب سیکریٹری اصلاح وارشاد منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نعت رسول ''وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا'' کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(شیخ محمد زکریا مبلغ سلسلہ)

نرگاؤں: 27 مئی جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم ضیافت خان صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد اطفال نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام کی سیرت پر تقاریر کیں اس موقعہ پر چند غیر مسلم معززین بھی موجود تھے صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(میر سبحان علی معلم سلسلہ)

شموگہ: 27 مئی یوم خلافت کی مناسبت سے مسجد احمدیہ میں چراغاں کیا گیا اور مسجد کو سجایا گیا۔ 27 مئی کی صبح کو باجماعت نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا۔ نماز فجر کے بعد درس ہوا احباب جماعت نے باجماعت قرآن مجید کی تلاوت کی۔ اس پروگرام میں انصار خدام اطفال کے علاوہ لجنہ و ناصرات بھی شامل ہوئیں۔ ٹھیک دوپہر تین بجے اطفال الاحمدیہ کے درمیان مختلف علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ بعد نماز عصر جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا اس پروگرام میں تلاوت قرآن مجید کے علاوہ عہد وفائے خلافت نظمیں اور تین تقاریر ہوئیں۔ آخر پر صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ شاملین کو اپنی برکات سے نوازے۔ (طاہر احمد نائیک مربی سلسلہ)

شیرلہ ساونت واڑی: 28 مئی جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم ڈاکٹر عبدالشکور صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد خلافت کے موضوع پر خطاب ہوا صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ (محمد فضل سارکی مبلغ سلسلہ)

بلارپور : 27 مئی یوم خلافت کی مناسبت سے سرکل کی جماعتوں پاٹن، آمبے جھری، مرکل میٹا، پیری، کورینا وشرج میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ بلارپور میں بعد نماز مغرب وعشا زیر صدارت مکرم ایس ایچ علی صاحب زونل امیر بلارپور جلسہ کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے پہلی تقریر بعنوان ''خلافت کی اہمیت اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے 10 سالہ دور خلافت میں جماعتی ترقی'' کی دوسری تقریر مکرم منور علی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے کی جبکہ تیسری تقریر مکرم محسن خان صاحب نے کی۔ یوم خلافت کی مناسبت سے مشن کے سامنے ایک بُک اسٹال لگایا گیا جس سے شاملین نے فائدہ اٹھایا اس جلسہ میں پریس کے نمائندگان بھی شامل ہوئے اور مورخہ 4 جون کو ہندی اخبار لوک مت میں جلسہ کی خبر بھی شائع ہوئی۔

(انصار علی خان سرکل انچارج بلارپور مہاراشٹرا)

سکندرآباد: مورخہ 27رمئی ر2013ء کو بعد نماز مغرب وعشاء احمدیہ مسجد نور سکندرآباد میں مکرم محمد عبداللہ صاحب امیر جماعتِ احمدیہ سکندرآباد کی صدارت میں جلسہ یومِ خلافت منعقد ہوا۔

تلاوتِ قرآنِ کریم اور نظم کے بعد مکرم سید اظہر علی صاحب سیکرٹری تعلیم نے پہلی تقریر کی۔ بعدہ خاکسار نے خلافت خامسہ کی برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ اس موقعہ پر عزیزہ شاہانہ بیگم بنت مکرم الطاف حسین صاحب کی تقریبِ آمین بھی ہوئی۔ نیز انعامات تقسیم کئے گئے۔ بعدہٗ مکرم صدرِ اجلاس نے دعا کے ساتھ اجلاس کا اختتام فرمایا۔ الحمدللہ کہ باوجود شدید گرمی ہونے کے فدائیانِ خلافت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(حافظ سید رسول نیاز مبلغِ سلسلہ سکندرآباد)

مُرشدآبا دبنگال: مرشید آباد زون بنگال میں خصوصی پروگرام کے تحت چار جگہ مشترکہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ مکرم غلام مصطفیٰ صاحب زونل امیر جماعت مرشید آباد کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ مکرم سفیر احمد صاحب شمیم نائب ناظم وقف جدید، مکرم عطاالرحمان صاحب، مکرم محمد رضوان صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم قاضی طارق صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم ظہیرالحسن صاحب مبلغ سلسلہ نے باری باری تقاریر کیں۔ اللہ تعالیٰ تمام شاملین کے لئے ان اجلاسات کو برکت کا موجب بنائے۔

(ابوطاہر منڈل مبلغ سلسلہ)

گجرات: ماہ مئی میں صوبہ گجرات کی چالیس سے زائد جماعتوں میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوئے۔ ان جلسوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کامیاب دور خلافت کے دس سال پورے ہونے کی خوشی میں خلافت کے عنوان پر مختلف تقاریر ہوئیں۔ ان جلسوں کو مقامی میڈیا نے بھرپور کوریج دی۔

(فضل الرحمان بھٹی زونل امیر و مبلغ انچارج صوبہ گجرات)

ان جماعتوں کے علاوہ جماعت احمدیہ بھارت کی مندرجہ ذیل جماعتوں میں بھی جلسہ یوم خلافت کا کامیاب انعقاد عمل میں آیا۔ احمدیہ مسلم جماعت متلوڈہ، رسوتی، فرمانہ، کرنال، اسمائیل آباد، رمانہ، رسنہ، کھرودی، چولھڑا (ہریانہ) احمدیہ مسلم جماعت درہ دلیاں، شیندرہ، گورسائی، سرینگر، بھدرواہ (جموں کشمیر) احمدیہ مسلم جماعت بھاگلپور، چھتو پھولوریا (بہار) احمدیہ مسلم جماعت بریٹہ، کھڈالاں، گھڑکا، ارلی بھن، جودھانگر، کوٹرا کوڑا، ستی کے، سدھانہ، جلوہڑہ، بھمی کلاں، سرسی والا، مانسہ شہر، بریٹہ، منڈیر داتے واس (پنجاب) احمدیہ مسلم جماعت پیرون، ابھوکا، پچھ گاؤں، چتورہ، کونکوٹا، دوپورہ، مڈرپور، دانتولوٹھی، آزان، پونٹھ، کشن گنج، تبر کا کٹھرا (راجستھان)

تربیتی جلسہ و پریس کانفرنس

جئے گاؤں: 13 جون 2013ء کو مکرم منیر احمد خادم صاحب ناظر اصلاح وارشاد قادیان و مکرم شیخ مجاہد احمد صاحب شاستری سیکریٹری پریس کمیٹی قادیان کی موجودگی میں ایک تربیتی جلسہ بعد نماز مغرب وعشاء احمدیہ مسجد جئے گاؤں میں رکھا گیا۔ جلسے کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ نظم کے بعد مختلف تربیتی پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم شمیم احمد صاحب غوری استاد جامعہ احمدیہ قادیان، دوسری تقریر مکرم رضاء الکریم صاحب معلم سلسلہ نے بزبان بنگلہ کی جبکہ تیسری تقریر مکرم شیخ مجاہد احمد شاستری صاحب نے کی۔ آخر میں صدر اجلاس نے اپنے قیمتی نصائح سے احباب کو نوازا۔ اس جلسہ میں بھوٹان کی بھی نمائندگی ہوئی اور بطور مہمان خصوصی مکرم شیخ محمد علی صاحب زونل امیر کولکتا زون، اور مکرم سید فہیم احمد صاحب نیشنل صدر احمدیہ جماعت بھوٹان نے بھی شرکت کی اور جلسہ کی رونق بڑھائی۔

جلسہ شروع ہونے سے قبل اخبارات کے چھ نمائندگان تشریف لائے جن کے ساتھ دو گھنٹہ تک گفتگو ہوئی اور جماعت کے بارہ میں انہیں معلومات دی گئیں اس موقعہ پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دنیا کے مختلف سربراہوں کے نام لکھے گئے خطوط، جو کتابی شکل میں شائع شدہ ہیں، جملہ پریس کے نمائندگان کو پیش کئے گئے۔ الحمدللہ اگلے دن ہندی بنگلہ نیپالی زبان کے کثیر الاشاعت اخبارات میں جلسہ کی خبریں شائع ہوئیں۔

الحمدللہ باوجود سخت گرمی کے جلسہ کامیاب رہا۔شاملین جلسہ کی تعداد 200 سے زائد تھی۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان مساعی میں برکت عطافرمائے۔آمین۔(محمد صغیر عالم سرکل انچارج جئے گاؤں)

آل بنگال جلسہ سالانہ وجلسہ پیشوایان مذاہب وجلسہ سیرۃ النبی ﷺ کا کامیاب انعقاد

ڈائمنڈ ہاربر: (8جون)الحمدللہ کہ مورخہ 9,8 جون بمقام ڈائمنڈ ہاربرنزدیک کولکاتا آل بنگال جلسہ سالانہ منعقد ہوا جس میں پہلے روز جلسہ پیشوایانِ مذاہب اور دوسرے روز جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد ہوا۔ جلسہ کے بہتر انتظامات اور تشہیر کے لئے سارے شہر ڈائمنڈ ہاربر میں لاوڈ اسپیکر سے اعلان کیا گیا اور بینرز چسپاں کئے گئے تھے۔جلسہ پیشوایانِ مذاہب کا آغاز 8جون دوپہر 3 بجے تا شام 7 بجے احمدیہ مسلم مشن ڈائمنڈ ہاربر میں زیر صدارت مکرم منیر احمد صاحب خادم ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ منعقد ہوا جس میں ہندوؤں کے تین فرقہ کے مذہبی رہنما،عیسائی مذہب کے نمائندہ اور جماعت کی طرف سے مکرم ابوطاہر منڈل صاحب سرکل انچارج مرشد آباد زون اور مکرم شیخ مجاہد احمد صاحب شاستری ایڈیٹر بدر قادیان نے اتحاد،اتفاق اور قیام امن کے موضوع پر تقاریر کیں۔الحمدللہ بنگال کے تینوں زون سے 730 احمدی مرد وخواتین اس جلسہ میں شریک ہوئے۔مہمانوں کے قیام وطعام کا انتظام جماعتی طور پر مشن میں کیا گیا تھا۔دیگر مذاہب کے معززین اور شرفاء پر اس جلسہ کا اچھا اثر ہوا۔آل بنگال جلسہ کا آغاز 9جون نماز تہجد سے ہوا۔بعد نماز فجر درس حدیث کا اہتمام کیا گیا تھا۔رات کے سیشن میں جماعتی تربیتی موضوعات پر مختلف علما نے تقاریر کیں۔وقت کی مناسبت سے لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کے لیے بھی الگ دو گھنٹے کا پروگرام منعقد کیا گیا۔اخبارات میں جلسہ کی تشہیر اور کوریج کے لیے پریس ریلیز جاری کی گئیں۔الحمدللہ الیکٹرانک میڈیا چینل نے اس پروگرام کو بہت پسند کیا۔اور بڑی تعداد رپورٹران کی جلسہ کو کور کرنے لیے تشریف لائی۔اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے شاملین جلسہ کے حق میں بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔

(شیخ محمد علی زونل امیر کولکاتا زون)

زونل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھاگلپور

بھاگل پور 9جون 2013 بروز اتوار خانپور ملکی میں سالانہ زونل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ منعقد کیا گیا۔نماز تہجد کے ساتھ اجتماع کی کاروائی کا آغاز ہوا۔نماز فجر اور درس کے بعد ٹھیک 10 بجے اجتماع کی افتتاحی تقریب زیر صدارت مکرم محترم زونل امیر صاحب منعقد ہوئی۔تلاوت قرآن کریم کے بعد عہد وفائے خلافت دہرایا گیا اس کے بعد ایک نظم ہوئی سالانہ رپورٹ کے بعد محترم رضوان احمد صاحب مہتمم تحریک جدید بھارت نے خطاب فرمایا۔صدارتی خطاب کے بعد دوسری نشست شروع ہوئی جس میں خدام واطفال کے علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اختتامی تقریب محترم زونل امیر صاحب بھاگلپور کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد خاکسار نے تقریر کی شکریہ احباب کے بعد مکرم شمیم احمد صاحب غوری مرکزی نمائندہ نے خطاب کیا۔آخر پر محترم صدر جلسہ نے انعامات تقسیم کئے اور صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

(مبین اختر زونل قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھاگلپور زون)

حاصل مطالعہ

مسلمانوں کا علم اور علماء سے برتاؤ۔ پہلے اور اب!

انصر رضا،مبلغ سلسلہ کینیڈا

عبدالرزّاق ملیح آبادی صاحب نے 1952ء میں علامہ ابن عبدالبر اندلسیؒ (المتوفّٰی 463ھ) کی مشہور کتاب ''جامع بیان العلم وفضلہ'' کا اردو ترجمہ ''العلم والعلماء'' کے نام سے کیا ہے جسے ادارہ اسلامیات، انارکلی لاہور نے پہلی بار دسمبر 1977 میں شائع کیا۔میرے سامنے اس وقت اس کا یہی پہلا ایڈیشن ہے۔اس کتاب کی ابتداء میں مقدمہ مترجم میں نشاۃ ثانیہ سے پیشتر مسیحی یورپ اور مسلمان حکمرانوں کا علم اور علماء سے برتاؤ کا ایک تقابلی تاریخی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔کلیسا کی علم دشمنی اور مسیحی یورپ کی اخلاقی و اجتماعی حالت بیان کرنے کے بعد مترجم لکھتے ہیں:

''کلیسا کی علم دشمنی نے یورپ کو جس اسفل سافلین میں دھکیل دیا تھا یہ اس کی دھندلی سی تصویر ہے،لیکن کلیسا کی یہ علم دشمنی اسی زمانے ہی تک نہیں رہی جسے بجا طور پر یورپ کا عہد تاریک کہا جاتا ہے اور جس میں پوپ کو دنیاوی اقتدار بھی حاصل تھا بلکہ علم کی روشنی پھیل جانے اور پوپ کے اختیارات سلب ہوجانے کے بعد بھی کلیسا علم کی بیخ کنی پر ہمیشہ کمر بستہ رہا۔ چنانچہ 8ستمبر 1864ء میں پوپ کی طرف سے ایک ''مکتوب عمومی'' شائع کیا گیا تھا جس میں لکھا تھا ''یہ عقیدہ نہایت ہی خطرناک بلکہ مجنونانہ ہے کہ ضمیر اور عبادت کی آزادی کا حق ہر شخص کو حاصل ہے اور یہ کہ ہر شائستہ سلطنت میں اس فرضی حق کے اعلان و حفاظت کا ذمہ دار قانون ہونا چاہئے!'' (صفحہ 21)

مسیحی دنیا کی اس بھیانک صورتحال کو بیان کرنے کے بعد ''اسلام کا علم سے برتاؤ'' کے عنوان کے تحت مترجم اپنے اس مقدمہ میں لکھتے ہیں:

''علم اور آزادیٔ فکر وضمیر کے ساتھ یہ مسیحیت کا برتاؤ تھا جو پندرہ سولہ سو سال جاری رہا۔اس کے مقابلے میں اسلامی دنیا کا کیا حال تھا؟ کیا اسلامی دنیا میں بھی علم وحکمت اور علماء وفضلاء کی بیخ کنی کا غلغلہ جاری تھا؟ کیا اسلامی دنیا میں بھی ضمیر پر قفل چڑھائے جاتے تھے اور فکر انسانی کو جکڑ بند کیا جاتا تھا؟ کیا اسلامی دنیا میں بھی علماء وحکماء کے پیچھے خفیہ پولیس رہتی اور انہیں زندہ جلا ڈالنے کے لئے احتسابی عدالتیں بیٹھا کرتی تھیں؟ ہرگز نہیں، بلکہ اس کے برعکس اسلامی دنیا میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک مدرسوں اور کتب خانوں کا غیر منقطع سلسلہ چلا گیا تھا۔ان گنت مسجدیں تھیں ان گنت مسجدوں میں ان گنت مدرسے تھے اور ان گنت مدرسوں کے ساتھ ان گنت کتب خانے تھے، کیونکہ ہر مدرسے کے لئے چھوٹے یا بڑے کتب خانوں کا ہونا ضروری سمجھا جاتا تھا۔مسجدوں میں درس وتدریس کے علاوہ علمی حلقے بھی جما کرتے تھے، اور ان حلقوں میں ہر قسم کی بحثیں پوری آزادی سے ہوا کرتی تھیں۔دین و مذہب کے نام پر نہ کسی کو بولنے سے روکا جاتا تھا نہ کسی کو عدالت میں گھسیٹا جاتا تھا۔ہر عالم اپنی جگہ ایک دارالعلوم تھا سفر میں حضر میں، مسجد میں، گھر میں، ہر جگہ طالبانِ علم اسے گھیرے رہتے تھے۔اور وہ اپنے علم سے بے خوف وخطر سب کو پوری آزادی وفیاضی سے سیراب کیا کرتا تھا۔ہاں، اسلامی تاریخ میں بھی ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ لوگوں کو الحاد و زندقہ کے الزام میں موت کے گھاٹ اتارا گیا،لیکن اول تو یہ مثالیں اتنی کم ہیں کہ انگلیوں پر گنی جاسکتی ہیں پھر عام طور پر ایسے واقعات کے سبب سیاسی ہوا کرتے تھے نہ کہ علمی و دینی، اگرچہ انہیں دینی رنگ ہی دے دیا جاتا تھا۔ پھر اس قسم کے تمام واقعات کا تعلق شاعروں سے ہے یا مدعیان تصوف سے۔علماء وحکماء سے نہیں ہے۔اس طرح کے معدودے چند واقعات اس عام ومسلم حقیقت پر پردہ نہیں ڈال سکتے کہ مسلمان اپنی علمی رواداری میں ایسے تھے کہ آج اس ''تہذیب ونور'' کے زمانے میں بھی دنیا ان کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔آج وہ کون ملک ہے جو اپنے قومی ووطنی و آئینی عقائد ومسلمات کے خلاف کوئی صدا برداشت کرسکتا ہے؟ لیکن مسلمانوں نے اپنے عقائد و مسلمات کے خلاف صدائیں ہمیشہ برداشت کیں۔''(صفحہ 21,22)

مسلمان معاشرہ اور مسلمان حکمرانوں کی علم دوستی اور مذہبی بے تعصبی کی شہادت کے طور پر مترجم مشہور امریکی مصنف ڈریپر کی کتاب ''معرکہ مذہب و سائنس'' سے ایک طویل اقتباس نقل کرتے ہیں جس کا ایک حصہ کچھ یوں ہے:

''مدارس ومکاتب کی نگرانی بڑی فراخ دلی سے بعض دفعہ نسطوری عیسائیوں اور بعض دفعہ یہودیوں کے سپرد کی جاتی تھی۔کسی شخص کو کسی خدمتِ جلیلہ پر فائز کرتے وقت حکومت کو یہ خیال نہ ہوتا تھا کہ وہ کس قوم سے تعلق رکھتا ہے یا اس کے مذہبی عقائد کیا ہیں، بلکہ محض اس کی علمی قابلیت کا لحاظ کیا جاتا تھا۔''

(صفحہ 27)

1952ء میں یہ مقدمہ تحریر کرتے وقت مترجم کے وہم وگمان میں بھی نہ ہوگا کہ جلد ہی اسلام اور مسلمانوں کی ان عظیم الشان روایات کو پس پشت ڈال دیا جائے گا بلکہ ملیامیٹ کردیا جائے گا اور علم دوست اور آزادیٔ ضمیر کے ضامن اسلام ہی کے نام پر دینی اختلاف کی بنیاد پر ایسی ایسی قدغنیں اور پابندیاں عائد کردی جائیں گی جو ان سنہری اسلامی اصولوں کے یکسر خلاف ہوں گی جن کے گیت اس کتاب میں گائے جارہے ہیں اور جس کی تحسین و آفرین غیر مسلم محققین بھی کررہے ہیں۔مسلمان اپنے عقائد و مسلمات کے خلاف کوئی صدا برداشت نہیں کریں گے، ان کے علماء وحکمرانوں کی جانب سے ضمیر پر قفل چڑھائے جائیں گے اور فکر انسانی کو جکڑ بند کیا جائے گا۔اپنے مسلک و عقیدے کے مخالف علماء کے پیچھے خفیہ پولیس لگائی جائے گی اور احتسابی عدالتیں انہیں سزائیں دیں گی۔

مذہبی گروہوں کی جانب سے جس عظمت رفتہ کی بحالی کی جو کوششیں کی جارہی ہیں اور اس کے لئے جو منصوبے تشکیل دیئے جارہے ہیں ان میں تو عہد رفتہ کی علم دوستی، مذہبی بے تعصّبی اور مسلکی رواداری کا نام و نشان بھی نظر نہیں آتا بلکہ اس کے برعکس مخالفوں کا لٹریچر ضبط کرنے اور ان کی سرگرمیوں پر پابندیاں عائد کرنے کے مطالبے کئے جاتے ہیں اور اس کے لئے قانون وضع کرکے ایسی تمام سرگرمیوں کو خلاف قانون قرار دے دیا جاتا ہے۔سوال یہ ہے کہ جن مسلمان حکمرانوں اور مسلمان معاشروں کا حوالہ اس کتاب میں دیا گیا ہے انہوں نے تو وہ عظمت علم دوستی اور مذہبی بے تعصّبی قائم کرکے اور ہر طرف جاری کرکے حاصل کی تھی تو آج کے مسلمان حکمران اور مسلمان معاشرے اس کے برعکس اقدامات کرکے وہ عظمت کیسے حاصل کرسکتے ہیں؟ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اجزائے ترکیبی تو کچھ اور ہوں لیکن نتیجہ وہی نکلے؟

ازمکافاتِ عمل غافل مشو گندم ازگندم بروئد جوز جو!

ADEEBA APPAREL'S
Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan
Farash Khana Delhi- 110006
Tanveer Akhtar 08010090714,
Rahmat Eilahi 09990492230

جماعت کو نصیحت

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ’’اب مَیں اپنی جماعت کو بھی ایک نصیحت کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ تمہارے دشمن تمہیں پامال کرنے پر تُلے ہوئے ہیں لیکن اگر تم ایمان سے معمور سینہ رکھتے ہو وہ تمہیں پامال نہیں کر سکتے۔ آپ اپنے اقوال، افعال، عقائد، اخلاق اور معاملات کو درست کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم بقدم چلو۔ کمزوریاں اور سستیاں چھوڑ دو۔ تمہیں بہت بڑا کام درپیش ہے، بڑی مہم ہے جو تمہیں سر کرنی ہے۔ تم نے احمدیت کو پھیلانا ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا جب تک تم بداخلاقی کو نہ چھوڑو، بدمعاملگی کو نہ چھوڑو اور نمازوں اور دیگر دین کے احکام میں پوری پابندی نہ اختیار کرو۔ کوشش کرو، کوشش کرو کہ فتح پاؤ۔ تمہیں سچی فتح ہوگی اور دشمن کی جھوٹی فتح بھی اس کے لئے سوگواری کا موجب ہوگی اور دشمن تم سے اس طرح جائے گا جیسے لَاحَول سے شیطان بھاگتا ہے۔...... مولویوں کی قوم بزدل قوم ہے اور ان کو ظاہری سامانوں پر ہی بھروسہ ہے۔ وہ اس قوتوں اور طاقتوں کے خزانے سے غافل ہیں جو خدا تعالیٰ سے ملتا ہے۔ پس تم میں سے ہر ایک اپنے فرض منصبی کو بجالائے اور لوگوں کو احمدی بنانے کے درپے ہوجائے۔ پھر تم دیکھو گے کہ دشمن کے لئے ہماری کامیابی ماتم کا موجب ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابی دے۔ ہماری حالت کو درست بنائے، ہماری کمزوریوں کو معاف کرے۔ ہمیں کامیابی دے اور کامیابی کو روشن کرے۔ آمین‘‘

(معیار صداقت۔ انوار العلوم جلد 6 صفحہ 65-64، مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن)

اک عجب شان کے دیکھے ہیں گزشتہ دس سال

(خلافتِ خامسہ کے عظیم الشان دور کی پہلی بابرکت دہائی مکمل ہونے پر عاجزانہ اظہارِ جذبات)

جس کا ہر روز رہا فضل کی برسات سے پُر　　حیرت انگیز دِہائی ہے فتوحات سے پُر
ہم نے ہر بار اُسے پایا ہے اک کوہِ وقار　　سالہا سال رہے کتنے ہی صدمات سے پُر
ہم نہ بھولیں گے کبھی عشق کی وہ پہلی رات　　پھر وہ پُر سوز دعا تیری مُناجات سے پُر
اک عجب شان کے دیکھے ہیں گزشتہ دس سال　　غیر معمولی زمانہ ہے فتوحات سے پُر
ہے یہ اُس پاک مسیحا کی صداقت کی دلیل　　جس کی تصدیق میں قرآن بھی آیات سے پُر
باب تاریخ میں کم اتنے ملا کرتے ہیں سرخ　　جن کے ہوں پاک ورق خون کے قطرات سے پُر
بڑھتے جاتے بھی ہیں منصب کے تقاضے شب و روز　　اور دن رات بھی اُس کے ہیں عبادات سے پُر
اپنے جذبات کو رکھتا ہے سلیقے سے نہاں　　اور یہی بات ہمیں کرتی ہے جذبات سے پُر
ناز کثرت کا عدُو کو، تو ہمیں ’مولا بس　　ہم ہیں سب تیرے فقیر اور ہیں حاجات سے پُر
ہر طرف شر ہے مرے چاروں طرف آگ ہی آگ　　نہ اگر فضل ہو، ہر لمحہ ہے خطرات سے پُر
اُس کے دشمن کے لیے وجہِ عداوت ہے یہی　　اُس کے عشّاق، وفا کی ہیں وجوہات سے پُر
میرے آقا کی ہر اک بات میں قرآن و حدیث　　اور زباں اُس کے عدُو کی ہے خرافات سے پُر
ہم کو درکار ہے ہر لحظہ دعاؤں کا حصار　　ورنہ یہ دَور ہے ہر طرح کی آفات سے پُر
غمِ دوراں تو حقیقت سے لیے جاتا ہے دُور　　زندگی کا یہ خلا ہوتا ہے ’خطبات‘ سے پُر
وہ دکھاتا ہے یقیں کی نئی منزل ہر روز　　ورنہ ہر قوم ہے اِس دَور میں شبہات سے پُر
ہم سے کیا مانگتے ہو حق کے دلائل میں بیاں　　ہم نے تو دیکھا ہے ہر روز نشانات سے پُر
مَیں یہ دیتا ہوں گواہی بخدا صدق کے ساتھ　　میرا گھر بار ہے سب اُس کی عنایات سے پُر

جس کی بابت کہا ’اِنِّیْ مَعَکَ یا مسرور‘
اُس کا ہر روز رہے یونہی بشارات سے پُر

(فاروق محمود۔ لندن۔ الفضل انٹرنیشنل 3 مئی 2013ء)

شہدائے احمدیت

اے شہیدو! ہم نہیں بھولے تمہیں　　تم نے راہِ حق میں جاں قربان کی
جس دلیری سے ہے تم نے جان دی　　احمدیت کو نئی اک شان دی
رنگ لائیں گی یہ سب قربانیاں　　ظلمتوں میں ہوں گی پھر تابانیاں
اے شہیدو! تم کو ہے میرا سلام　　رحمتیں ہوں تم پہ مولا کی مدام

تم کو زندہ خود خدا نے ہے کہا
کتنا عالی ہے تمہارا یہ مقام

خواجہ عبدالمومن۔ ناروے

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

خول والے پھلوں میں بھی دیکھتے ہیں کہ اوپر سے وہ بڑا اچھا نظر آ رہا ہوتا ہے لیکن کھولو تو اندر سے جو اس کا مغز ہوتا ہے، وہ یا بنا ہی نہیں ہوتا پوری طرح، یا کیڑوں نے اُسے کھا لیا ہوتا ہے، یا مثلاً بادام ہے، ایسے بادام بھی ہوتے ہیں جن کو بڑے شوق سے آدمی کھولتا ہے اور اندر سے کڑوے نکلتے ہیں۔

پس ہم نے اپنے اعمال سے خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اس مغز یا پھل کو بچانا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول بھی ہو اور یہ اُس وقت ہوسکتا ہے جب ہماری نمازیں، ہماری عبادتیں ہمارے اندر خدا تعالیٰ سے تعلق کے علاوہ بنی نوع سے ہمدردی کے جذبات بھی پیدا کریں۔ پس یہ محبت، پیار اور بھائی چارے کا نمونہ آپس میں ایک دوسرے کے لئے بھی ہے اور غیروں کے لئے بھی ہے۔ آپس کے نمونے جہاں اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرتے ہوئے، تقویٰ کے معیار کو اونچا کرنے والے ہوں گے، وہاں غیروں کے لئے بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم کی طرف توجہ دلانے والے ہوں گے۔ اور یوں تبلیغ کے مزید میدان کھلیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کے لئے ایک دعا میں فرماتے ہیں کہ ’’خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے اُن کے دل اپنی طرف پھیر دے اور تمام شرارتیں اور کینے اُن کے دلوں سے اُٹھاوے اور باہمی سچی محبت عطا کرے۔‘‘

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس دعا کا وارث بنائے۔ جب ہر احمدی کے راستبازی کے معیار بلند ہوں گے تو بات میں بھی اثر ہوگا اور جب باتوں میں اثر ہوگا تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقصد اور مشن کو آگے بڑھانے والوں میں شامل ہوسکیں گے۔ اور جو مشن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لے کر آئے۔ وہ دو اہم کام ہیں۔ ایک تو بندے کو خدا کی پہچان کروا کر خدا تعالیٰ سے ملانا، اور دوسرے بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی کرنا۔ اور یہ دونوں کام ایسے ہیں جو ہمارے سے تقویٰ اور قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں، جو ہماری عملی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ دنیا کو ہم خدا تعالیٰ سے اُس وقت تک نہیں ملا سکتے جب تک ہمارا اپنا خدا تعالیٰ سے پختہ تعلق قائم نہ ہو۔ دوسرے بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی ہے، تو یہ ہم اُس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک ہم عاجزی، انکساری، سچائی، محبت، اخوت اور قربانی کا جذبہ اپنے اندر نہ رکھتے ہوں۔

پس ان تین دنوں میں ہم نے اپنے اس تعلق اور جذبے کا جائزہ لینا ہے اور بڑھانا ہے انشاء اللہ تعالیٰ، تا کہ جلسہ پر آنے کے مقصد کو بھی حاصل کرنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کو پورا کرنے والے بھی ہوں۔ اللہ کرے کہ ہم حقیقت میں اس جلسے کے مقصد کو پانے والے ہوں۔

تحریک جدید بے نظیر قربانی کا نام

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بانی تحریک جدید بیان فرماتے ہیں:

’’جہاں تک تحریک جدید کے کاموں کو چلانے کا سوال ہے جماعت نے اس معاملہ میں بے نظیر قربانی پیش کی ہے اور ہر قربانی کا نتیجہ ہوتا ہے کہ انسان کو آئندہ اس سے بڑھ کر قربانی کرنے کی توفیق عطا کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ مومن کی قربانی اس بیج کی طرح ہوتی ہے جو پھلتا پھولتا اور بار بار پھل لاتا ہے اگر ایک شخص اخلاص کے ساتھ تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے اسے قبول کر لیتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہئیے آئندہ اسے پہلے کی نسبت زیادہ قربانی کرنے کی توفیق ملے۔‘‘

(ماخوذ از رسالہ تحریک جدید مارچ 1981ء مرسلہ منیر احمد صاحب حافظ آبادی، وکیل الاعلیٰ تحریک جدید)

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
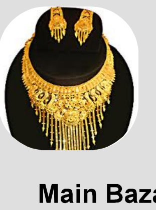
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday 11 July 2013 Issue No. 28

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar

جلسہ سالانہ جرمنی، امریکہ، اور کبابیر کا بابرکت انعقاد

شاملین جلسہ کو جلسہ سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی تلقین، زہد وتقویٰ کی عارفانہ تشریح۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28 جون 2013 مسجد بیت الفتوح مارڈن لندن

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کو آج سے اپنے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی توفیق مل رہی ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ تین دن تک جاری رہے گا۔ دنیا کے بعض اور ممالک کے بھی جلسے ان دنوں میں ہورہے ہیں۔ خاص طور پر امریکہ اور کبابیر وغیرہ میں کیونکہ ان کے امراء نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ انہی دنوں میں ہمارا بھی جلسہ ہورہا ہے، اس لئے ہمارا بھی ذکر کر دیا جائے۔ اس وقت آخری دن یعنی اتوار کو تقریباً اُن کا اختتام کا وقت بھی یہی ہے جب یہاں انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ کا اختتام ہورہا ہوگا۔ تو اس لحاظ سے وہ بھی جلسہ کے اختتامی خطاب اور دعا میں شامل ہوجائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ایک ہی دنوں میں مختلف ممالک کے جلسوں کا انعقاد اس لحاظ سے فائدہ مند بھی ہوجاتا ہے کہ لائیو خطبات سے مختلف ممالک کے لوگ جو اپنے ملکوں کے جلسوں کے لئے جمع ہوتے ہیں، استفادہ کر لیتے ہیں اور جماعت کی ایک بڑی تعداد تک خلیفہ وقت کی بات پہنچ جاتی ہے۔

آج کے خطبہ میں میں جلسہ سالانہ کے حوالے سے جلسہ کے ان مقاصد کی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے جلسے کے بیان فرمائے ہیں یاد دہانی کروانا چاہتا ہوں۔ یاددہانی کی ضرورت رہتی ہے تاکہ جلسے کے دنوں میں خاص توجہ رہے اور بعد میں بھی ان باتوں کو اپنے اندر جذب کرنے کی صلاحیت کے مطابق ان کا اظہار ہر احمدی کے عمل سے ہوتا رہے۔ جلسوں میں شامل ہونے کے بعد بعض احمدی مجھے لکھتے ہیں کہ جلسے کے تین دنوں میں ہماری کایا پلٹ گئی۔ یہ تین دن تو یوں گزرے جیسے ہم کسی اور ہی دنیا میں تھے۔ ایک خاص روحانی ماحول تھا۔ دعا کریں کہ بعد میں بھی یہ حالت قائم رہے۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے بار بار نصیحت کرنے اور ایسا ماحول کے پیدا کرنے کا کہا ہے جو مؤمنوں کو نیکیوں کی طرف، اُن کے فرائض کی طرف اور اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہم پر بہت بڑا احسان جلسوں کا اجراء فرما کر فرمایا ہے کہ جس سے ہمیں ایک اجتماعی موقع اپنی اصلاح کا مل جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور اُن کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے نمونہ بن جائیں۔ اور انکساری اور تواضع اور راستبازی اُن میں پیدا ہو۔ اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ ان چند فقرات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک حقیقی احمدی کے لئے زندگی کا پورا لائحہ عمل بیان فرما دیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اپنے آپ کو دنیاوی تسکین کے سامان سے روکنا، دنیاوی خواہشات سے روکنا۔ غلط جذبات کو ابھرنے سے روکنا۔ اب اگر دیکھا جائے تو انسان دنیا میں جو خدا تعالیٰ نے چیزیں پیدا کی ہیں ان سے مکمل طور پر قطع تعلق تو نہیں کرسکتا۔ تو اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ اس طرح روک لو کہ دنیا سے کٹ جاؤ۔ زہد یہ ہے کہ دنیا کی ناجائز خواہشات سے اپنے آپ کو روک لو۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ نہ اُٹھانا بھی خدا تعالیٰ کی ناشکری ہے۔ روایات میں آتا ہے کہ بعض صحابہ نے یہ عہد کیا کہ ہم روزے ہی رکھتے رہیں گے۔ روزانہ روزے رکھیں گے، شادی نہیں کریں گے، عورت کے قریب نہیں جائیں گے، نمازیں پڑھتے رہیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں جب یہ بات آئی تو آپ نے فرمایا کہ میں روزے بھی رکھتا ہوں افطار بھی کرتا ہوں۔ نمازیں بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں۔ دوسرے دنیاوی کام اور گھر کے کام کاج بھی کر لیتا ہوں۔ عورتوں سے نکاح بھی کیا ہے۔ پس جو شخص مجھ سے منہ موڑے گا، وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔ فرمایا کہ یاد رکھو کہ میں تم لوگوں کی نسبت خدا تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہوں اور اپنی خواہشات کو خدا تعالیٰ کی مرضی کے تابع رکھتا ہوں۔

پس حقیقی زہد یہ ہے کہ صرف دنیاوی خواہشات اور ان کی تسکین مطمح نظر نہ ہو بلکہ جو ان میں سے بہترین ہے، وہ لو اور اعتدال کے اندر رہتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو سامنے رکھتے ہوئے ان دنیاوی چیزوں سے فائدہ اُٹھاؤ گے تو یہ زہد ہے۔ اگر یہاں آ کر ان مغربی ممالک کی آزادی کی وجہ سے یہاں کی ہر چیز میں خواہشات کی تسکین کا لالچ تمہیں اپنی طرف کھینچ رہا ہے تو پھر تمہارا جلسوں پر آنا بے فائدہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت میں آنا بھی بے فائدہ ہے۔

تقویٰ کیا ہے؟ تقویٰ یہی ہے کہ ہر وقت یہ خوف دل میں رکھنا کہ میرے سے کوئی ایسا کام سرزد نہ ہوجائے جس سے خدا تعالیٰ مجھ سے ناراض ہوجائے۔ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا خوف سزا کے ڈر سے نہ ہو بلکہ اس طرح ہو جس طرح ایک بہت قریبی دوست کی یا قریبی عزیز کی ناراضگی کا خوف ہوتا ہے۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی محبت سب محبتوں پر حاوی ہو جائے۔ اور ایسی محبت کی حالت بھی اُس وقت طاری ہوسکتی ہے جب خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق ہو اور اس کا عرفان ہو۔ جب محور خدا تعالیٰ کی ذات ہو۔

پس یہ وہ معیار ہے جسے ہم میں سے ہر ایک کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس معیارِ تقویٰ کو ہم میں پیدا کرنے کے لئے بارہا مختلف رنگ میں ہمیں نصائح فرمائی ہیں۔ آپ اپنے ایک خطاب میں فرماتے ہیں کہ ”اپنی جماعت کی خیر خواہی کے لئے زیادہ ضروری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تقویٰ کی بابت نصیحت کی جاوے، کیونکہ یہ بات عقل مند کے نزدیک ظاہر ہے کہ بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرنے والے ہیں اور وہ محسن ہیں۔“

یہ آیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے یہ تقویٰ کی وضاحت ہی کرتی ہے کہ تقویٰ اُن لوگوں کا ہے جو محسنوں میں سے ہیں اور محسن کے معنی ہیں کہ جو دوسروں سے اچھائی کا سلوک کرتے ہیں، جو اُن کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھتے ہیں۔ جو علم رکھنے والے ہیں اور یہ علم اُنہیں تقویٰ کی راہوں پر چلانے والا ہے۔

پھر آپ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ”ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اُس کے سلسلہ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے۔ تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے، یا کیسے ہی رو بدنیا تھے، تمام آفات سے نجات پاویں۔“

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں۔

انسان جس قدر نیکیاں کرتا ہے، اس کے دو حصے ہوتے ہیں، ایک فرائض، دوسرے نوافل۔ فرائض یعنی جو انسان پر فرض کیا گیا ہو، جیسے قرضے کا اتارنا یا نیکی کے مقابل نیکی۔ فرمایا ان فرائض کے علاوہ ہر ایک نیکی کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں۔ یعنی ایسی نیکی جو اس کے حق سے فاضل ہو۔ جیسے احسان کے مقابل بھی احسان کے علاوہ اور احسان کرنا۔ یہ نوافل ہیں۔ مثلاً زکوۃ کے علاوہ وہ اور صدقات دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا وَلی ہوجاتا ہے۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالی نے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔

کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور پھر نماز کے قائم کرنے، مردوں کے لئے باجماعت پڑھنے، باقاعدہ پڑھنے، وقت پر پڑھنے کا قرآنِ کریم میں کئی جگہ پر حکم آتا ہے۔ لیکن یہی نمازیں ہیں، بعض لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہلاکت بن جاتی ہیں۔ پس یہ یقینا ہمارے لئے سوچنے کا مقام ہے کہ کیوں ایک نیکی انسان کے لئے ہلاکت کا باعث بھی بن سکتی ہے۔ اس کا سادہ جواب تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نیکی کے کرنے کا حکم تقویٰ کی بنیاد پر رکھا ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ اُس مغز کو چاہتا ہے جو چھلکے اور شیل کے اندر ہے نہ کہ ظاہری خول کو۔ اگر ہماری نمازوں سے ہمارے اندر دوسرے کے لئے ہمدردی کے جذبات پیدا نہیں ہوتے تو ہمیں سمجھ لینا چاہئے کہ ہم نے ایک ظاہری عمل تو کر لیا لیکن اس کی روح، جو روح ہونی چاہئے، وہ ہماری نماز میں نہیں تھی۔ بعض دفعہ ہم

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان